پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی
پیاری سنّتیں
از
مفتی محمد اسلم قادری
خادم جامعہ غازیہ فیض العلوم، بہرائچ شریف (یوپی)
ناشرین
جماعت رضائے مصطفےٰ بستی • امجدی بک ایجنسی اٹرولہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

از

مفتی محمد اسلم قادری

خادم جامعہ غازیہ فیض العلوم، بہرائچ شریف (یوپی)

ناشرین

جماعت رضائے مصطفےٰ البستی ★ امجدی بُک ایجنسی اُترولہ

۷۸۶
۹۲

نام کتاب : پیارے نبی کی پیاری سنتیں

نام مؤلف : مفتی محمد اسلم قادری

خادم جامعہ غازیہ فیض العلوم، بہرائچ شریف (یوپی)

کمپوزنگ : افضل حسین بستوی، دہلی9868594259

سن طباعت : ربیع الآخر ۱۴۴۰ھ/جنوری ۲۰۱۹ء

تعداد بارِ اوّل : ۱۱۰۰ (گیارہ سو)

قیمت : دُعائے خیر

ملنے کے پتے

☆ امجدی بک ایجنسی — اُترولہ، ضلع بلرام پور (یوپی)
☆ جامعہ غازیہ فیض العلوم — بہرائچ شریف (یوپی)
☆ قادری مشن — بہرائچ شریف (یوپی)
☆ جماعت رضائے مصطفےٰ — بستی (یوپی)

فہرست

۷۸۶
۹۲

میں اپنی اس ناچیز کاوش کا انتساب اسی پاک ہستی کی طرف کرتا ہوں جن کی یہ سنتیں ہیں یعنی سید المرسلین، جان عالمین، کعبہ کے بدر الدجیٰ، طیبہ کے شمس الضحیٰ، روحی فداہ، رحمت عالم، نورِ مجسم، فخر آدم و بنی آدم، شفیع امم

حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

اور

تاجدار اتقیا، رہبر اصفیا، پیر طریقت، مرشد اجازت حضور تاج الشریعہ الحاج الشاہ

علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری

علیہ الرحمۃ والرضوان

اور

صوفی باصفا، استاذ الاساتذہ

والد گرامی الحاج الشاہ **مولوی محمد اسرائیل صاحب** رحمۃ اللہ علیہ

اور

والدۂ محترمہ مشفقہ

جن کی دعائے صبح گاہی نے حقیر کو اس لائق بنایا

گدائے بے نوا

محمد اسلم قادری

خادم التدریس والافتاء

جامعہ غازیہ فیض العلوم، بہرائچ شریف (یوپی)

۷۸٦
۹۲

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ المصطفٰی وعلیٰ آلہ المجتبیٰ۔

الحاج ماسٹر محمد شبیر صاحب متوطن تنزاری ضلع مہراج گنج جو حضرت سید سالار مسعود غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں بغرض حاضری آتے رہتے ہیں اور میرے پاس رات کے وقت قیام کرتے ہیں، ایک مرتبہ موصوف آئے اور راقم سے باصرار کہا کہ حضرت! سنتوں کا بیان بڑی بڑی کتابوں میں تو ہے لیکن میری خواہش ہے کہ آپ ایک مختصر کتاب ایسی تحریر کردیں جس میں صرف سنتوں کا بیان ہو، تاکہ جو لوگ سنتوں پر عمل کرنا چاہیں اس کتاب کو پڑھ کر بآسانی عمل کرسکیں۔ ایک طرف موصوف کی پُرخلوص دعوت کا اثر، دوسری طرف مندرجہ ذیل احادیث پر نظر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ'' یعنی جو میری امت کے فساد کے وقت میری سنت پر مضبوطی سے عامل رہا تو اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ اور ''مَنْ تَرَكَ سُنَّتِیْ لَمْ یَنَلْ شَفَاعَتِیْ'' یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے میری سنت کو ترک کیا وہ میری شفاعت کا حقدار نہیں۔ پھر دنیا میں ہم ہر چیز عمدہ پسند کرتے ہیں امرود عمدہ ہو، آم اچھا ہو، کھانے کی چیز اچھی ہو، مکان اچھا ہو، لباس عمدہ ہو، لیکن نماز اچھی ہو، وضو اچھا ہو، غسل سنت کے مطابق ہو اس کی فکر نہیں۔ ایک مدت سے وضو کرتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، غسل کرتے ہیں مگر نماز کی سنتیں معلوم نہیں، وضو کی سنتیں

معلوم نہیں، غسل سنت کے مطابق نہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ انہیں وجوہ سے راقم نے وضو، غسل، استنجا، نماز، کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، سونے، جاگنے، سلام، مصافحہ، معانقہ، وغیرہ کی سنتوں کو جمع کرنا شروع کردیا تاکہ اگر ہم سنتوں پر عمل کرتے ہوئے اٹھیں بیٹھیں، کھائیں پئیں، سوئیں، جاگیں تو ہمارا اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، سونا جاگنا وغیرہ سب عبادت میں شمار ہو۔

بخاری شریف میں ہے: "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ" یعنی اعمال کا ثواب نیتوں پر ہے، مسلم شریف میں ہے: "اِذَا هَمَّ عَبْدِیْ بِسَیِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا وَاِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا عَشْرًا" یعنی حدیث قدسی میں خداوند قدوس نے ارشاد فرمایا کہ جب میرا بندہ برائی کرنے کا ارادہ کرے تو (اے فرشتو!) اسے مت لکھنا اور جب میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرے اور نہ کرسکے تو ایک نیکی لکھو اور اگر اسے کرلے تو دس نیکی لکھو۔ حدیث مذکور کی روشنی میں اگر کسی نے سنتوں پر عمل کرنے کی نیت کرلی اور اسے نہ کرسکا تب بھی اسے ثواب مل جائے گا۔ لہٰذا پڑھنے والوں سے گزارش ہے کہ اٹھنے بیٹھنے، کھانے، پینے، سونے، جاگنے، وضو، غسل، نماز وغیرہ کے وقت ان کی سنتوں پر عمل کرنے کی نیت ضرور کرلیں۔ مولیٰ تعالیٰ ہم سب کو عبادات میں معمولات میں سنت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

کیا ہی اچھا ہوتا کہ گھر کی عورتوں اور بچوں کو کسی وقت اکٹھا کرکے وضو کی ایک دو سنت کسی دن نماز کی ایک دو سنت کسی دن کھانے پینے یونہی اٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے کی سنتیں سکھانا شروع کردیں تو ایک سال میں بہت سی سنتوں کا علم ہوسکتا ہے پھر عملی طور پر ان کی نگرانی بھی کرتے رہیں کہ جو سنتیں بتائی جارہی ہیں ان پر عمل بھی ہورہا ہے یا نہیں اسی طرح دینی مدارس ومکاتب میں بھی اس کا اہتمام کیا جائے اور ایک وقت متعین کرکے ایک سنت بیان کردی جائے دوسرے دن بچوں سے سنی جائے۔

سنتوں کو جمع کرتے وقت دل میں یہ بات آئی کہ سنت کا مقابل مکروہ ہے لہٰذا مکروہات کو بھی معرض تحریر میں لے آیا جائے تاکہ لوگ سنتوں پر عمل کریں اور مکروہات سے بچیں۔ پھر سنتوں میں بھی سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ ہے، سنت غیر مؤکدہ کو بھی چھوڑنا نہیں چاہئے کیوں

کہ اس کا چھوڑنے والا بھی قابل عتاب ہے مگر گنہگار نہیں لیکن سنت مؤکدہ کا نادرًا چھوڑنے والا قابل عتاب ہے اور بار بار چھوڑنے والا مستحق عذاب وگنہ گار ہے اس لئے سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ کو علیحدہ علیحدہ لکھنا مناسب سمجھا تاکہ سنت مؤکدہ چھوٹنے نہ پائے۔ یونہی مکروہات کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) مکروہ تنزیہی، جس کا کرنا ناپسند ہے مگر کرنے والا گنہگار نہیں (۲) مکروہ تحریمی، جس کا کرنے والا گنہگار ہے۔ اس لئے مکروہ تنزیہی اور مکروہ تحریمی کو الگ الگ لکھ دیا تاکہ دونوں سے بچا جا سکے خصوصاً مکروہ تحریمی سے۔ جو سنتیں مؤکدہ ہیں ان کے آگے مؤکدہ لکھ دیا ہے اور جو غیر مؤکدہ ہیں ان کے آگے غیر مؤکدہ لکھا گیا ہے اور جن کے آگے کچھ نہیں لکھا ہے ان میں یا تو تفصیل ہے یا ہمیں اس کے مؤکدہ اور غیر مؤکدہ ہونے کی تصریح نہیں ملی یونہی مکروہات میں بھی۔ اور نیچے حاشیہ میں سب کے حوالے لکھے گئے ہیں اور حتی الامکان کوشش کی ہے کہ عبارت سے حوالہ منطبق ہو نیز سنت مؤکدہ، غیر مؤکدہ یونہی مکروہ تنزیہی مکروہ تحریمی بیان کرنے میں بعض مقامات پر بعینہٖ عبارت کو اور بعض جگہ اس کے مفہوم کو اپنی سمجھ کے مطابق اپنے الفاظ میں ادا کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اگر کوئی مسئلہ یا حوالہ غلط ہو یا عبارت سے مفہوم اخذ کرنے میں کوئی کمی ہو تو اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ نشان دہی فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

آخر میں شکر گزار ہوں محقق عصر فقیہ یگانہ حضرت علامہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ دامت فیوضہم العالیہ اور ان کے تلمیذ ارشد فقیہ مبصر حضرت علامہ مفتی محمد اسرار صاحب قبلہ مدظلہ العالی کا کہ ان حضرات نے بعض جگہ علمی رہنمائی فرما کر میری حوصلہ افزائی کی۔ بڑی ناشکری ہوگی اگر ہم فخر الاسلام حضرت علامہ محمد صدیق حسن صاحب بانی وسربراہ اعلیٰ المرکز الاسلامی دارالفکر بہرائچ شریف کا شکریہ ادا نہ کریں کیوں کہ موصوف نے کتاب کی تالیف کے وقت ہی فرمایا تھا کہ آپ کتاب لکھیں چھپوانے کی ذمہ داری میری ہے مگر میں نے سوچا کہ اپنے جد کریم اور جدات نیز والد معظم حضرت مولوی الحاج الشاہ صوفی محمد اسرائیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور والدۂ مشفقہ کے ایصال ثواب کے لئے ۵۰۰ عدد چھپوا کر مفت تقسیم کروں اور اس کا تذکرہ عم محترم حضرت مولانا محمد اجمل صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم ضیاء الاسلام بڑی مسجد اترولہ اور برادر اصغر

جناب مولوی عبدالسلام صاحب برکاتی امجدی بک ایجنسی اترولہ سے کیا تو ان حضرات نے خوشی کا اظہار کیا یہ حضرات میرے شریک ہیں اور دادا کے وقت سے ابھی تک ہمارے یہاں بٹوارے کی نوبت نہیں آئی ہے۔ پھر ٹیلی فونک گفتگو میں اپنا ارادہ اخی فی اللہ محبی جناب حاجی پیر محمد صاحب بستوی سے کیا (موصوف ہر عالم دین خصوصاً مجھ سے نہایت عقیدت رکھتے ہیں) تو انہوں نے کہا کہ حضرت ۵۰۰ میرے والدین کے ایصال ثواب کے لئے اور اس طرح آپ ایک ہزار چھپوا لیجئے۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی عمر دراز اور ان کے کاروبار میں ترقی عطا فرمائے۔

ناظرین سے التماس ہے کہ فاتحہ پڑھ کر کل امت مرحومہ خصوصاً میرے اور حاجی پیر محمد صاحب کے جدین اور والدین کو ایصال ثواب فرمادیں۔ مہربانی ہوگی۔

مولیٰ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ میری یہ کاوش قبول فرما کر اسے میرے اور میرے والدین کے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلوات اللہ علیٰ نبینا وعلیہم اجمعین۔

فقط

محمد اسلم قادری
خادم التدریس والافتاء
جامعہ غازیہ فیض العلوم
محلہ بخشی پورہ، بہرائچ شریف (یوپی)
فون نمبر 8726763612

بقلم خود

نام ونسب

محمد اسلم قادری بن الحاج مولوی محمد اسرائیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ بن محمد امین بن دتّے شاہ غفر اللہ لی ولھم ولسائر المسلمین والمسلمات۔

پیدائش

سند کے مطابق میری پیدائش ۳؍جنوری ۱۹۶۵ء میں یوپی ضلع گونڈہ تحصیل اُترولہ کی مشہور آبادی ''مدھ پور'' میں ہوئی جو تحصیل اُترولہ سے دکھن جانب منکاپور فیض آباد روڈ پر واقع ہے۔(بلرام پور ضلع ہونے کے بعد اب یہ تحصیل ضلع بلرام پور میں آتی ہے)

آغازِ تعلیم

والد صاحب کے بتانے کے مطابق جب میری عمر چار سال دو یا تین ماہ کی ہوئی تو میری رسم بسم اللہ خوانی ہوئی۔اس وقت میرے والد گرامی میرے گاؤں سے تقریباً تین کلومیٹر دور موضع چیتی کے مدرسہ میں صدر المدرسین تھے اور میں نے وہیں اپنے والد سے قاعدہ بغدادی شروع کی اور صرف نو مہینے میں قرآن شریف تک مکمل کرلیا اس کے بعد اُردو کی کتابیں، حساب، کچھ ہندی کی

تعلیم بھی والد صاحب سے ہی حاصل کی۔ کم عمری کی وجہ سے والد صاحب نے میرا اور میرے چچا کا نام غالباً ۱۹۷۲ء میں موضع چھپیا (جو اُترولہ شہر سے متصل ہے اور میرے یہاں سے ڈھائی کلو میٹر دُور ہے۔) کے مدرسہ میں لکھا دیا وہاں اس وقت مولانا عزیز الرحمن صاحب مدرس تھے ہم اور ہمارے محلہ کے تقریباً پندرہ بیس بچے روزانہ وہاں جاتے تھے اور شام کو گھر واپس چلے آتے تھے۔ اس طرح میں نے فارسی کی پہلی وغیرہ پڑھنے کی ابتدا کر دی، گلستاں، بوستاں تک وہیں تعلیم حاصل کی پھر دارالعلوم ضیاء الاسلام بڑی مسجد، اُترولہ میں کچھ دن پڑھتے رہے وہاں حضرت مولانا عزیز الحسن صاحب گھوسوی علیہ الرحمہ صدر المدرسین تھے۔

تعلیم کے لئے سفر

جب حضرت علامہ عزیز الحسن صاحب ضیاء الاسلام سے "موضع چھتر پارہ" چلے گئے تو ہم لوگوں نے بھی وہاں داخلہ لے لیا اور وہیں رہ کر پڑھنے لگے، تقریباً تین چار سال تک یہیں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ پھر جامعہ فخر العلوم بلرام پور، دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف، جامعہ اشرفیہ مبارکپور، تعلیم حاصل کرنے گئے آخر میں دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف میں ۲۲ رمحرم الحرام ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۹۸۵ء کو علما و مشائخ کی موجودگی میں مجھے اور میرے چچا کو دوسرے ساتھیوں کے ساتھ سند و دستار فضیلت و قرأت سے نوازا گیا۔ اس طرح میرے گاؤں موضع مدھ پور کی تاریخ میں ہم اور ہمارے چچا سب سے پہلے قاری اور فارغ التحصیل عالم ہوئے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ۔ کیوں کہ ابتدائی کتابوں میں جو لڑکے ساتھ تھے ان سبھوں نے درمیان میں ہی پڑھائی چھوڑ دی اور دوسرے کام میں لگ گئے۔

اِفتا کا کورس

جس زمانے میں میں دارالعلوم اہل سنت رضویہ موضع دساواں ضلع سنت کبیر نگر میں مدرس تھا اسی زمانے میں فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ نے مرکز تربیت

افتا دارالعلوم امجدیہ ارشد العلوم میں افتا کی تربیت لینے والوں کے لئے مراسلاتی کورس شروع کیا تو میں نے بھی داخلہ لے لیا اور پانچ سالہ مراسلاتی کورس کرنے کے بعد حضرت کی موجودگی میں پہلی مرتبہ ''جشن دستار مفتیان اسلام'' کے نام سے جلسہ ہوا جس میں میری دوسرے ساتھیوں کے ساتھ دستار بندی کی گئی۔

چند مشہور اساتذۂ کرام

(۱) سلطان الواعظین شیخ الشیوخ حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی صاحب علیہ الرحمہ

(۲) امام المنطق والفلسفہ خواجۂ علم وفن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین رضوی صاحب علیہ الرحمہ

(۳) محدث کبیر شہزادۂ صدرالشریعہ حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری صاحب مدظلہ العالی

(۴) سلطان الاساتذہ شیخ القرآن حضرت علامہ عبداللہ خان عزیزی صاحب علیہ الرحمہ

(۵) شیخ النحو مفکر ملت حضرت علامہ محمد حنیف قادری صاحب علیہ الرحمہ

(۶) صاحب تصانیف کثیرہ فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی صاحب علیہ الرحمہ

(۷) محقق اجل شیخ التفسیر حضرت علامہ محمد نعیم الدین رضوی صاحب علیہ الرحمہ

(۸) جامع منقول ومعقول حضرت علامہ مفتی محمد قدرت اللہ رضوی صاحب علیہ الرحمہ

(۹) محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی صاحب مدظلہ العالی

(۱۰) حضرت علامہ عزیز الحسن صاحب گھوسوی علیہ الرحمہ

(۱۱) استاذ القراء حضرت مولانا علی حسن صاحب بستوی علیہ الرحمہ

شرفِ بیعت

غالباً ۱۹۷۲ء میں جس وقت میں فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھ رہا تھا، میرے والد گرامی شہزادۂ اعلیٰ حضرت، اعلم علما، افقہ الفقہا، حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کو موضع چیتی میں وہاں کے لوگوں کی خواہش پر لے کر آئے وہیں دوسرے لوگوں کے ساتھ میں بھی حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر شرف بیعت پا کر سلسلۂ عالیہ قادریہ میں داخل ہو گیا۔

خلافت واجازت

۶/شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ کوفقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی صاحب علیہ الرحمہ نے سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ کی خلافت یہ کہتے ہوئے عطافرمائی کہ اسے ذریعہ معاش نہ بنانا

اور

جانشین حضور مفتی اعظم ہند حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری صاحب علیہ الرحمہ نے غالباً صفر ۱۴۳۸ھ میں حقیر کو اپنے دولت کدہ پر خلافت واجازت سے سرفراز فرمایا۔

اسناد

(۱) فاضل درس نظامیہ از دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر

(۲) منشی، کامل، عالم، فاضل دینیات از الہ آباد عربی فارسی بورڈ

(۳) سند واجازت فقہ حنفی از علامہ محمد نعیم الدین علیہ الرحمہ

(۴) سند واجازت حدیث نبوی از علامہ عبدالمصطفےٰ اعظمی علیہ الرحمہ

(۵) سند افتا از فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ بانی مرکز تربیت افتا دارالعلوم اہل سنت ارشد العلوم اوجھا گنج، ضلع بستی

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی ڈگریاں عام طور پر لوگ حاصل کررہے تھے۔ میں بھی چاہتا تو حاصل کرلیتا مگر اس میں تصویر (فوٹو) لازمی تھا، اور تصویر کھینچنا اور کھینچوانا دونوں حرام ہے۔ اس لئے میں نے کوئی ایسا امتحان نہیں دیا جس میں تصویر کھینچوانا پڑے۔

تدریس وافتا

تقریباً ایک سال تک دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف میں ہی رہ کر معین المدرسین کا فریضہ انجام دیا پھر استاذ گرامی حضرت علامہ مفتی محمد قدرت اللہ رضوی صاحب علیہ الرحمہ کے حکم

سے دارالعلوم رحمانیہ پٹکھو لی گیا پھر استاذ گرامی حضرت علامہ محمد حنیف صاحب قادری علیہ الرحمہ صدرالمدرسین دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا ضلع سنت کبیر نگر یوپی نے دارالعلوم اہل سنت رضویہ موضع دساواں ضلع سنت کبیر نگر میں تدریس کے لئے حکم فرمایا۔ حضرت کے حکم پر دارالعلوم اہل سنت رضویہ چلا آیا اور کئی سال تک یہاں دلجمعی سے تعلیم وتدریس میں مصروف رہا مگر نیرنگئ حالات یا مشیتِ ایزدی کہئے کہ فروری ۲۰۰۶ء میں وہاں سے بذریعہ میچول ٹرانسفر جامعہ غازیہ فیض العلوم بہرائچ شریف آ گیا اور تا حال تدریس وافتا کے فرائض انجام دے رہا ہوں۔

تالیفات وتصنیفات

(۱) توشۂ آخرت

(۲) محاسن الادب شرح مجانی الادب

(۳) سیرت سید الانبیاء

(۴) امین الحق فی تخریج جاء الحق

(۵) پیارے نبی کی پیاری سنتیں

اَللّٰھُمَّ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا نَافِعًا وَّاغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ جَمِیْعَ تَالِیْفَاتِیْ بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

■❖■

۷۸۶
۹۲

محقق عصر معمار ملت حضرت علامہ الحاج

الشاہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری دامت برکاتہم العالیہ

بانی وسربراہ اعلیٰ دارالعلوم نوری، نوری نگر، محلہ گدرہوا، ضلع بلرام پور (یوپی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ الفخیم

حضرت مولانا محمد اسلم صاحب قادری مفتی جامعہ غازیہ فیض العلوم، بہرائچ شریف، اللہ پاک ان کے علم وعمل واخلاص میں برکت دے۔ ان میں وقتِ ملاقات سے میں نے طلبِ حق کا جذبۂ مخلصانہ پایا جس میں لحاظ خلق انہیں مانع نہیں آتا، طبیعت میں مسائل کا اخذ ہے، مسئلے کی گہرائی وگیرائی تک پہنچنے کی طلب رہتی ہے اور تاوقتیکہ حسبِ استطاعت تہ تک رسائی نہ ہولے، ان کا ضمیر مطمئن نہیں ہوتا۔ مع ہٰذا تصریحات امام اہلسنّت وفقہائے عظام عَلَیۡہِمُ الرَّحۡمَۃُ وَالرِّضۡوَان دیکھ لینے اور سمجھ میں آجانے کے بعد اپنی سمجھ اگر خلاف تھی تو اس سے ہٹتے انہیں دیر نہیں لگتی۔ یہ بارہا کا میرا مشاہدہ ہے۔ کتاب ہٰذا اپنے انہی جذبات سے انہوں نے لکھی اور حوالجات سے مزین کیا ہے۔ اہل علم اہل فہم مطالعہ سے اس کا اندازہ کریں گے۔ اللہ پاک ان کی سعی مقبول فرمائے اور اسے اہلسنّت کے لئے دارین میں نفع بخش اور ان کے لئے سرمایہ آخرت کرے۔ آمین۔ بجاہ حبیبہ الکریم علیہ وعلیٰ آلہٖ افضل الصلوٰۃ والتسلیم والحمد للہ رب العالمین۔

فقیر محمد کوثر حسن قادری رضوی غفرلہٗ

سہ شنبہ ۷ رمحرم الحرام، ۱۴۴۰ھ

مطابق ۱۸ رستمبر ۲۰۱۸ء

ضروری اصطلاحات

فرض: جو دلیلِ قطعی سے ثابت ہو یعنی ایسی دلیل جس میں کوئی شبہ نہ ہو۔ (فتاویٰ فقیہ ملت ج ا ص ۲۰۳)

دلیل قطعی: وہ ہے جس کا ثبوت قرآنِ پاک یا حدیثِ متواترہ سے ہو۔ (فتاویٰ فقیہ ملت ج ا ص ۲۰۴)

واجب: وہ ہے جس کی ضرورت دلیل ظنی سے ثابت ہو۔ (فتاویٰ فقیہ ملت ج ا ص ۲۰۴)

دلیل ظنی: وہ ہے جس کا ثبوت قرآنِ مجید یا حدیثِ متواترہ سے نہ ہو بلکہ حدیثِ آحاد یا محض اقوال ائمہ سے ہو۔ (فتاویٰ فقیہ ملت ج ا ص ۲۰۴)

سنت مؤکدہ: وہ ہے جس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو البتہ بیان جواز کے لیے کبھی ترک بھی فرمایا ہو۔ یا وہ ہے جس کے کرنے کی تاکید فرمائی مگر جانب ترک بالکل مسدود نہ فرمائی ہو۔ (بہار شریعت حصہ دوم، ص:۷)

سنت غیر مؤکدہ: وہ کہ نظر شرع میں ایسی مطلوب ہو کہ اس کا چھوڑنا ناپسند ہو مگر اس حد تک نہیں کہ اس پر وعید عذاب فرمائے عام ازیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو ہمیشہ کیا ہو یا کبھی کیا ہو۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، ص:۷)

مستحب: وہ کہ نظر شرع میں پسند ہو مگر نہ کرنے پر کچھ ناپسندی نہ ہو خواہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کیا یا اس کی ترغیب دی یا علمائے کرام نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص:۸)

حرام قطعی: جس کی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو۔ یہ فرض کا مقابل ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، ج اوّل، ص ۲۰۷)

مکروہِ تحریمی: جس کی ممانعت دلیلِ ظنی سے ثابت ہو۔ یہ واجب کا مقابل ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، ج: اوّل، ص: ۲۰۷)

اساءت: جس کا کرنا برا ہو اور نادرًا کرنے والا مستحق عتاب اور التزام فعل پر استحقاق عذاب۔ یہ سنت مؤکدہ کا مقابل ہے۔ (بہار شریعت، حصہ دوم، ص: ۸)

مکروہِ تنزیہی: وہ عمل ہے جسے شریعت ناپسند رکھے مگر عمل پر عذاب کی وعید نہ ہو۔ یہ سنتِ غیر مؤکدہ کا مقابل ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۲ ص ۸)

خلافِ اولیٰ: وہ عمل جس کا نہ کرنا بہتر ہو۔ یہ مستحب کا مقابل ہے۔

(ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۲ ص: ۸)

مباح: وہ جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص: ۸)

وضو میں چار فرض ہیں

(۱) منھ دھلنا۔ شروع پیشانی سے یعنی جہاں سے بال جمنے کی انتہا ہو ٹھوڑی تک لمبائی میں، اور چوڑائی میں ایک کان سے دوسرے کان تک منھ ہے۔ اس حد کے اندر جلد کے ہر حصہ پر ایک مرتبہ پانی بہنا فرض ہے۔

(۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا ایک مرتبہ دھلنا۔

(۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا

(۴) دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت ایک مرتبہ دھلنا۔

ہدایت: کسی عضو کے دھلنے کا مطلب یہ ہے کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے، بھیگ جانے یا ایک آدھ بوند پانی بہہ جانے کو دھلنا نہیں کہیں گے۔

(درمختار مع ردالمحتار، جلد اول، کتاب الطہارۃ، ص: ۲۰۸ تا ۲۱۳)

وضو کی سنتیں

(۱) وضو کی نیت کرنا۔ یعنی حکم الٰہی بجالانے اور ثواب پانے کی نیت سے وضو کرنا۔

(سنت مؤکدہ)

---

(۱) بخاری ج اول ص ۲۔ درمختار ج اول، کتاب الطہارۃ ص ۲۲۲ تا ۲۲۸

(۲) وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔ (بہتر ہے کہ "بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ" پڑھے۔ اور اگر استنجا کرے تو استنجا سے پہلے بھی بسم اللہ پڑھے اور استنجا کے بعد بھی، لیکن بیت الخلاء میں جانے سے پہلے یا بدن کھولنے سے پہلے۔ (سنت غیر مؤکدہ)

(۳) سب سے پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹوں سمیت تین مرتبہ دھونا مطلقاً سنت ہے۔ اور کسی نجاست تک پہونچنے کا احتمال ہو تو "سنت مؤکدہ" ہے۔ اور اگر استنجا کرے تو استنجا سے پہلے بھی ہاتھ دھوئے اور بعد میں بھی۔

(۴) تین چلو سے تین مرتبہ کلی کرنا، کہ ہر بار منھ کے ہر پرزہ پر پانی بہہ جائے۔ (سنت مؤکدہ)

(۵) غیر روزہ دار کے لیے غرغرہ کرنا۔ (سنت غیر مؤکدہ)

(۶) ناک میں کوئی کثافت جمی ہو تو پہلے اس کا چھڑا لینا۔ (سنت غیر مؤکدہ)

(۷) تین چلو سے تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانا، کہ جہاں تک نرم گوشت ہے وہاں تک پانی بہہ جائے۔ (سنت مؤکدہ)

(۸) کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کا کام داہنے ہاتھ سے کرنا (سنت غیر مؤکدہ)

(۹) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (سنت غیر مؤکدہ)

(۱۰) اگر احرام نہ باندھے ہو تو منھ دھونے کے بعد داڑھی کا خلال کرنا یوں کہ انگلیوں کو گردن کی طرف سے داخل کرے اور سامنے نکالے (سنت غیر مؤکدہ)

(۲،۳) بخاری ج اول کتاب الوضوص ۲۶،۲۸۔ عالمگیری، ج اول، ص ۶، شامی ج اوّل ص ۲۲۸،۲۲۹

(۴) ابوداؤ د ج اول کتاب الطہارۃ، ص ۱۵ حدیث ۱۱۱۔ درمختار ج اول ص ۲۳۶

(۵) درمختار ج اول ص ۲۳۷

(۶) فتاویٰ رضویہ کامل (جدید) ج اول ص ۵۶۵

(۷) ابوداؤ د، ج اوّل، ص ۱۵ حدیث ۱۱۱۔ درمختار ج اول ص ۲۳۶

(۸) ابوداؤ د ج اوّل، ص ۱۵، حدیث ۱۱۱۔ ردالمحتار ج اول ص ۲۴۸

(۹) ابوداؤد ج اوّل، ص ۵ حدیث ۳۳۔ ردالمحتار ج اول ص ۲۴۸

(۱۰،۱۱) ترمذی ج اول ۱۴،۱۶۔ درمختار ج اول ص ۲۳۸

(۱۱) ہاتھ، پاؤں، دھوتے وقت ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنا (سنت مؤکدہ)

(۱۲) ہاتھ، پاؤں دھوتے وقت پانی ہاتھ پاؤں کے ناخن کی طرف سے کہنیوں اور ٹخنوں کے اوپر تک ڈالنا (سنت غیر مؤکدہ)

(۱۳) انگوٹھی ڈھیلی ہو تو اسے جنبش دینی سنت (غیر مؤکدہ) ہے اور تنگ ہو کہ بغیر حرکت دیئے پانی نہیں پہنچے گا تو حرکت دینا فرض ہے

(۱۴) داڑھی کے جو بال منہ کے دائرے سے نیچے ہیں ان کا مسح کرنا سنت ہے (سنت غیر مؤکدہ)۔ نیچے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ داڑھی کو ہاتھ سے ذقن (ٹڈی) کی طرف دبائیں تو جتنے بال منہ کے دائرے سے نکل گئے ان کا دھونا ضروری نہیں ہاں خاص جڑیں ان کی بھی دھونی ضروری ہے، البتہ گھنی داڑھی میں اس کا دھونا ساقط ہے۔

(۱۵) دھوئے جانے والے عضو کو تین تین بار دھونا (سنت مؤکدہ)

(۱۶) پورے سر کا ایک مرتبہ مسح کرنا (سنت مؤکدہ)

(۱۷) سر کے مسح کے ساتھ دونوں کانوں کا مسح کرنا (سنت مؤکدہ)

(۱۸) سر کا مسح سر کے اگلے حصہ سے شروع کرنا سنت ہے (سنت غیر مؤکدہ)

(۱۹) ترتیب منصوص یعنی پہلے چہرہ، پھر ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں پھر پاؤں دھوئیں (سنت مؤکدہ) یونہی پہلے کلی کریں پھر ناک میں پانی ڈالیں (سنت غیر مؤکدہ)

---

(۱۲) فتاویٰ رضویہ کامل (جدید) ج اول ص ۸۰۴۔ درمختار مع ردالمحتار ج اول ۲۴۶

(۱۳) فتاویٰ رضویہ کامل (جدید) ج اول باب الغسل ص ۲۲۷۔ درمختار، جاول، ص ۲۵۰

(۱۴) فتاویٰ رضویہ کامل (جدید) ج اول باب الوضوء ص ۴۰۳۔ منیۃ المصلی، سنن الوضوء، ص ۲۳ حاشیہ ع۔

(۱۵) بخاری ج اول ص ۲۸۔ درمختار ج اول ص ۲۳۹

(۱۶،۱۷) ترمذی ج اوّل، ص ۱۶ درمختار ج اول ص ۲۴۳۔ کفایہ مع فتح القدیر ص ۱۰

(۱۸) عالمگیری ج اول، کتاب الطہارۃ الباب الاول، فصل ثالث ص ۸

(۱۹،۲۰) بخاری ج اول ص ۲۸۔ درمختار ج اول ص ۲۴۴ تا ۲۴۶۔ بحرالرائق ج اول کتاب الطہارۃ ص ۵۴۔ الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج اول کتاب الطہارۃ ص ۶۸

(۲۰) پے در پے وضو کرنا یعنی بغیر عذر دھوئے ہوئے عضو کے سوکھنے سے پہلے دوسرے عضو کو دھو لینا یا مسح کر لینا (سنت مؤکدہ)

(۲۱) وضو میں داہنے سے ابتدا کرنا مگر دونوں رخسارے یونہی دونوں کانوں کا مسح ساتھ ہی ساتھ ہوگا (سنت غیر مؤکدہ)

(۲۲) پہلی مرتبہ اعضا کو مل مل کر دھونا (سنت غیر مؤکدہ)

(۲۳) وضو کے بعد رومالی پر چھینٹا دینا (سنت غیر مؤکدہ)

وضو کے مکروہات

(۱) عورت کے غسل یا وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا (تنزیہی) (۲) وضو کے لیے نجس جگہ بیٹھنا (تنزیہی) (۳) نجس جگہ وضو کا پانی گرانا (تنزیہی) (۴) مسجد کے اندر وضو کرنا (۵) اعضاء وضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرہ ٹپکانا (تنزیہی) (۶) پانی میں رینٹھ یا کھنکار ڈالنا (تنزیہی) (۷) قبلہ کی طرف تھوک یا کھنکار ڈالنا یا کلی کرنا (۸) بے ضرورت دنیا کی بات کرنا (مکروہ تنزیہی) (۹) پانی زیادہ خرچ کرنا (تنزیہی، تحریمی) (۱۰) اتنا کم خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔ (تنزیہی، تحریمی) (۱۱) منہ پر زور سے چھپا مارنا (تنزیہی) (۱۲) منہ پر پانی ڈالتے وقت

---

(۲۱) بخاری ج اول ص ۲۹۔ درمختار ج اول ص ۲۴۷

(۲۲) درمختار ج اول ص ۲۴۶

(۲۳) ابوداؤد ج اول، ص ۲۲ حدیث ۱۶۶۔ شامی ج اول ص ۲۴۸

(۱) شامی ج ا، کتاب الطہارۃ ص ۲۵۹

(۲، ۳، ۶، ۱۲) ردالمحتار ج ا ص ۲۴۸

(۴، ۷) بہار شریعت، حصہ دوم، ص ۱۹

(۵) درمختار مع ردالمحتار ج ا ص ۲۵۱

(۸) شامی ج ا ص ۲۵۰

(۹) ردالمحتار ج ا ص ۲۵۹۔ عالمگیری ج ا ص ۸

(۱۰ تا ۱۲) درمختار مع ردالمحتار ج ا ص ۲۵۸

پھونکنا (تنزیہی) (۱۳) ایک ہاتھ سے منھ دھونا (۱۴) گلے کا مسح کرنا (تحریمی) (۱۵) اپنے لیے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کرلینا (تنزیہی) (۱۶) تین جدید پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا (تنزیہی) (۱۷) جس کپڑے سے استنجا کا پانی خشک کیا ہو اس سے اعضائے وضو پونچھنا (تنزیہی) (۱۸) دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا (تنزیہی) (۱۹) اتنے گرم یا اتنے سرد پانی سے وضو کرنا کہ اچھی طرح ڈالا نہ جائے، تکمیل سنت نہ کرنے دے (تنزیہی، تحریمی) (۲۰) ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا (تنزیہی) اور اگر کچھ سوکھا رہ جائے تو وضو ہی نہ ہوگا (۲۱) لوٹوں میں وضو کا پانی بچا ہوتا ہے اسے بعض لوگ پھینک دیتے ہیں یہ مال کو ضائع کرنا ہے جو ممنوع و حرام ہے۔ ہاں اسے اگر فرش دھلنے کی نیت سے یا کسی غرض صحیح کی نیت سے بہا دے تو جائز ہے۔ (۲۲) سنت کا چھوڑنا مکروہ ہے۔ اگر سنت مؤکدہ چھوڑے گا تو اساءت اور بار بار چھوڑنا مکروہ تحریمی ہوگا اور غیر مؤکدہ کا چھوڑنا مکروہ تنزیہی ہے مثلاً بسم اللہ پڑھنا سنت غیر مؤکدہ ہے۔ تو بسم اللہ نہ پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے یوں ہی تین چلو سے تین مرتبہ کلی کرنا سنت مؤکدہ ہے تو اسے چھوڑنا اساءت ہے اور بار بار چھوڑنا مکروہ تحریمی و گناہ ہے۔

(۱۳ تا ۱۴) بہار شریعت، حصہ دوم، ۱۹ تا ۲۰۔ درمختار، جلد اوّل، ص ۲۴۸

(۱۵، ۱۷، ۱۸) ردالمحتار ج ا ص ۲۴۸۔ فتاویٰ رضویہ کامل، جلد ۲، ص ۳۱۹

(۱۶) درمختار، جلد اوّل، ۲۵۹

(۱۹) فتاویٰ رضویہ کامل، جلد ۲، ص ۳۱۸

(۲۰) فتاویٰ رضویہ کامل ج ا باب الوضوص ۳۹۴، ۳۹۵

(۲۱) فتاویٰ رضویہ کامل (جدید)، جلد ۳، باب التیمم، ص ۲۸۸، و باب الاستنجا ص ۶۰۸

(۲۲) بہار شریعت، حصہ دوم، ص ۲۰

غسل کا بیان

غسل میں تین فرض ہیں

(۱) کلی کرنا۔ کلی اس طرح کرے کہ منھ کے ہر پرزے، گوشت، ہونٹ سے حلق کی جڑ تک، داڑھوں کے پیچھے، گالوں کی تہہ میں، دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں، زبان کی ہر کروٹ میں، حلق کے کنارے تک، پانی بہہ جائے

(۲) ناک میں پانی ڈالنا۔ یعنی دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم جگہ ہے دُھلنا، اور ناک میں اگرکوئی کثافت جمی ہوتو پہلے اس کا چھڑالینا فرض ہے

(۳) تمام ظاہرِ بدن یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر پرزے ہر رونگٹے پر کم ازکم دو بوند پانی بہہ جائے۔ (درمختار ج اول، کتاب الطہارۃ ص ۲۸۴، ۲۸۵)

ھدایت: مذکورہ تین فرضوں میں سے اگرایک بھی ادانہ ہواتوغسل نہ ہوگا۔

غسل کی سنتیں

(۱) غسل کی نیت کرنا (سنت مؤکدہ) (۲) سب سے پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین مرتبہ دھونا، (غیر مؤکدہ) پھر (۳) استنجاء کی جگہ کو دھوئے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو، پھر

---

(۱) بخاری ج اول ص ۲۔ درمختار ج اول، کتاب الطہارۃ ص ۲۹۱

(۲تا۵) بخاری ج اول، کتاب الغسل ص ۳۹ درمختار ج اول ص ۲۹۱ تا ۲۹۳

(۴) بدن پر جہاں کہیں نجاست لگی ہو اس کو دور کرے۔ پھر (۵) نماز سا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے ہاں اگر کوئی اونچی جگہ ہے کہ وہاں پانی نہیں ٹھہرتا تو پاؤں بھی دھولے۔ پھر (۶) بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑ لے خصوصًا جاڑے میں۔ پھر (۷) تین مرتبہ داہنے مونڈھے پر پانی بہائے۔ (سنت مؤکدہ)، پھر (۸) تین بار بائیں مونڈھے پر (سنت مؤکدہ) پھر (۹) تین مرتبہ سر پر اور تمام بدن پر (سنت مؤکدہ) پھر (۱۰) غسل کرنے کی جگہ سے الگ ہوجائے۔ اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھلے تھے تو اب دھل لے (سنت غیر مؤکدہ) (۱۱) نہاتے وقت قبلہ کی طرف رخ نہ کرے (غیر مؤکدہ) (۱۲) پہلی مرتبہ پانی ڈال کر تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور ملے (غیر مؤکدہ) (۱۳) ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے (غیر مؤکدہ) (۱۴) نہاتے وقت کسی قسم کا کلام نہ کرے (غیر مؤکدہ) (۱۵) نہاتے وقت کوئی دعا نہ پڑھے (غیر مؤکدہ)

ہدایت: لفظ پھر کے ساتھ جس سنت کا بیان ہوا اس میں وہ شئ فی نفسہ بھی سنت ہے اور اس کا ترتیب کے ساتھ ہونا بھی تو اگر کسی نے خلاف ترتیب کیا مثلاً پہلے بائیں مونڈھے پر پانی بہایا پھر داہنے پر تو سنت ترتیب ادا نہ ہوئی۔ غسل میں ترتیب سنت غیر مؤکدہ ہے۔

(بہار شریعت حصہ دوم ص ۳۳، بحر الرائق ج ۱ ص ۹۳)

(۶ تا ۹) ابوداؤد ج اوّل، کتاب الطہارۃ، ص ۳۲ حدیث ۲۴۰۔ درمختار ج اول ص ۲۹۵۔ بہار شریعت، حصہ دوم، ص ۳۳

(۱۰) بخاری ج اول ص ۳۹۔ عالمگیری ج اول ص ۱۴۔ بحر الرائق ج اول ص ۹۴

(۱۱) عالمگیری ج اول ص ۱۴۔ شامی ج اول مطلب سنن الغسل ص ۲۹۱

(۱۲) ردالمحتار ج اول، کتاب الطہارۃ ص ۲۹۵

(۱۳) بخاری ج اول ص ۴۲۔ عالمگیری ج اول ص ۱۴۔ حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح، فصل فی آداب الاغتسال، ص ۱۰۶

(۱۴، ۱۵) عالمگیری ج اول ص ۱۴۔ شامی ج اول ص ۲۹۱

تیمم میں تین فرض ہیں

(۱) نیت (یعنی ناپاکی دور ہونے اور پاکی حاصل کرنے کی نیت کرے)۔(۲) سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا۔ اس طرح کہ کوئی حصہ باقی نہ رہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تو تیمم نہ ہوگا۔ (۳) دونوں ہاتھ کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔ یہاں بھی اس بات کا خیال رکھے کہ ذرہ برابر باقی نہ رہے ورنہ تیمم نہ ہوگا۔ (عالمگیری، ج: اوّل، ص ۳۵۔۳۶)

تیمم کی سنتیں

(۱) بسم اللہ کہنا (۲) ہاتھوں کو یعنی ہتھیلیوں کے باطن کو زمین پر مارنا (۳) انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا (۴) ہاتھوں کو جھاڑ لینا۔ یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا نہ اس طرح کہ تالی کی سی آواز نکلے۔ (۵) پہلے منہ پھر ہاتھ کا مسح کرنا (۶) دونوں کا مسح پے در پے ہونا (۷) پہلے داہنے ہاتھ پھر بائیں کا مسح کرنا (۸) ڈاڑھی کا خلال کرنا (۹) انگلیوں کا خلال کرنا جب کہ غبار پہنچ گیا ہو اور اگر غبار نہ پہنچا مثلاً پتھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خلال فرض ہے۔ (۱۰) انگوٹھی، بالی، نتھ کا حرکت دینا۔

(درمختار مع ردالمحتار ج ا باب التیمم ص ۳۹۳ تا ۳۹۵)

استنجا کا بیان

استنجا یعنی آگے یا پیچھے کے مقام سے نجاست کے زائل کرنے کی پانچ صورتیں ہیں

(۱) حیض اور نفاس اور غسل جنابت میں مخرج سے نجاست کا دھونا فرض ہے۔

(۲) نجاست مخرج کے آس پاس ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو دھونا فرض ہے۔

(۳) نجاست مخرج بول و براز کے آس پاس ایک درہم سے زیادہ نہ لگے تو ڈھیلے کافی ہوتے ہیں لیکن دھونا سنت مؤکدہ ہے۔ صرف ڈھیلے سے سنت مؤکدہ ادا نہ ہوگی۔

(۴) جب صرف پیشاب کرے، پاخانہ نہ کرے تو آگے کے مقام کو دھونا یا ڈھیلے وغیرہ سے استنجا کرنا سنت مؤکدہ ہے، اس صورت میں نفس سنت ہر ایک سے ادا ہو جائے گی۔ اور ڈھیلے وغیرہ سے استنجا کرنے کے بعد دھونا مستحب ہے۔

(۵) ہوا خارج ہونے پر استنجا کرنا "بدعت" ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار ج۱، باب الانجاس ص ۵۴۵، ۵۴۷۔ فتاویٰ رضویہ کامل (جدید)، ج ۳:، باب الاستنجاء، ص ۶۰۹: تا ۶۳۰۔ فتح القدیر، ج: اوّل، ص ۲۱۶۔ کفایہ مع فتح القدیر، ص ۷۲)

استنجا کی سنتیں

(۱) وقت استنجا اس انگوٹھی کا اتار لینا جس پر اللہ عزوجل یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک یا کوئی متبرک لفظ ہو (سنت مؤکدہ) (۲) بیٹھ کر پاخانہ پیشاب کرنا (سنت غیر مؤکدہ)

---

(۱) فتاویٰ رضویہ کامل (جدید) ج۱، باب الغسل ص ۲۲۷

(۲) ترمذی ج۱ ص ۹، درمختار مع ردالمحتار، ج اوّل، ص ۵۵۷

(۳) پیشاب، پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف چہرہ اور پیٹھ نہ ہونا (سنت مؤکدہ) (۴) بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھیں: "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (سنت غیر مؤکدہ) (۵) جب زمین سے قریب ہوجائے تب اپنے بدن سے کپڑا ہٹائے (۶) آڑ میں پاخانہ، پیشاب کرنا کہ کوئی نہ دیکھے (۷) استنجا سے پہلے تین بار دونوں ہاتھ کلائیوں تک دھونا (سنت غیر مؤکدہ) (۸) بڑے استنجے میں سنت یہ ہے کہ خوب پاؤں پھیلا کر بیٹھے اور سانس سے نیچے کو زور دے (سنت غیر مؤکدہ) (۹) ڈھیلے کے بعد پانی سے استنجا کرنا (سنت مؤکدہ، سنت غیر مؤکدہ) (۱۰) صرف پانی سے استنجا کرنا (سنت مؤکدہ) (۱۱) آگے یا پیچھے کے مقام سے جب نجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجا کرنا ہاں نجاست مخرج کے آس پاس ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو دھونا فرض ہے مگر ڈھیلے لینا اب بھی سنت (غیر مؤکدہ) رہے گا (۱۲) استنجا کے بعد ہاتھ کو مٹی یا صابن وغیرہ سے دھونا (سنت غیر مؤکدہ) (۱۳) بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد یہ دعا پڑھیں: غُفْرَانَكَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (سنت غیر مؤکدہ) (ترجمہ: اے اللہ ہم تجھ سے بخشش چاہتے ہیں۔ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھ سے تکلیف دور فرما کر عافیت بخشی)

---

(۳) ترمذی ج ۱ ص ۸۔ درمختار ج ۱، باب الانجاس ص ۵۵۴

(۴) ترمذی ج ۱ ص ۷۔ ترمذی ج ۱ ابواب السفر ص ۱۳۲۔ بہار شریعت حصہ دوم ص ۴۰۸

(۵) ترمذی ج ۱ ص ۱۰

(۶) ابوداؤد، ج اوّل، کتاب الطہارۃ ص ۶، حدیث ۳۵

(۷) فتاویٰ رضویہ کامل (جدید) ج ۱، باب الغسل ص ۶۶۵۔ بحر الرائق ج ۱ ص ۴۱۷

(۸) فتاویٰ رضویہ کامل (جدید) ج ۱، باب الوضوء ص ۴۸۰۔ بحر الرائق ج ۱ باب الانجاس ص ۴۱۷

(۹) درمختار ج ۱، باب الانجاس ص ۵۴۹۔ بحر الرائق ج ۱ باب الانجاس ص ۴۱۹

(۱۰) ترمذی ج ۱ ص ۱۱۔ بحر الرائق ج ۱ ص ۴۱۹

(۱۱) ترمذی ج ۱ ص ۱۰

(۱۲) ابوداؤد، ج اوّل، کتاب الطہارۃ، ص ۷، حدیث ۴۵۔ بہار شریعت حصہ دوم، استنجے کا بیان، ص ۴۱۳

(۱۳) ابن ماجہ، ج اوّل، ابواب الطہارۃ ص ۲۶، حدیث ۳۰۲۔ ۳۲۲۔ بہار شریعت حصہ دوم ص ۴۰۸

استنجا کے مکروہات

(۱) بغیر عذر داہنے ہاتھ سے عضوتناسل کو چھونا (مکروہ تحریمی) (۲) بغیر عذر داہنے ہاتھ سے ڈھیلا لے کر آلہ پر گزارنا۔ (تحریمی) (۳) گوبر، کوئلہ، ہڈی، کھانا، شیشہ، جانور کا چارہ اور محترم چیز سے مثلاً زمزم کا پانی یا جس کی کوئی قیمت ہو، ان تمام چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ یونہی پکی اینٹ اور ٹھیکری سے اگر ضرر کا یقین ہو تو مکروہ تحریمی ورنہ تنزیہی ہے (۴) اس کاغذ سے استنجا کرنا جو قابل کتابت یا قیمتی ہو یا کچھ لکھا ہو (تحریمی) (۵) پاخانہ، پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف چہرہ یا پیٹھ کرنا (تحریمی) (۶) پانی میں استنجا کرنا۔ اگر پانی ٹھہرا ہے تو مکروہ تحریمی اور جاری ہے تو تنزیہی (۷) بچے کو پیشاب، پاخانہ پھرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچے کا منہ قبلہ کو ہو یہ پھرانے والا گنہگار ہوگا (تحریمی) (۸) قبرستان میں پاخانہ، پیشاب کرنا (تحریمی) (۹) قبلہ کی طرف چہرہ یا پیٹھ کر کے طہارت کرنا (تنزیہی) (۱۰) اپنے ساتھ ایسی چیز لے جانا جس پر اللہ عزوجل یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام یا کوئی متبرک لفظ لکھا ہو (اساءت بار بار کرنے پر تحریمی) اور اگر غلاف میں ہو یا کسی چیز سے چھپا ہو تو کراہت نہیں مگر اب بھی اتار کر

(۱،۲) ردالمحتار، ج اوّل، باب الانجاس ص ۵۵۱

(۳) درمختار مع ردالمحتار ج ا باب الانجاس ص ۵۵۱

(۴) درمختار مع ردالمحتار ج ا ص ۵۵۲۔ فتاویٰ رضویہ کامل (جدید) ج ۴، باب الاستنجا ص ۶۲۷

(۵) درمختار ج ا ص ۵۵۴

(۶) درمختار ج ا ص ۵۵۵

(۷) درمختار مع ردالمحتار ج ا ص ۵۵۵

(۸) درمختار مع ردالمحتار ج ا ص ۵۵۶

(۹) درمختار مع ردالمحتار ج ا ص ۵۵۴

(۱۰) فتاویٰ رضویہ کامل (جدید) ج ۱، باب الغسل ص ۲۲۷۔ درمختار مع ردالمحتار، جلد اوّل، ص ۵۵۵

جانا اولی ہے۔(۱۱)سورج اور چاند کی طرف منھ کر کے پاخانہ، پیشاب کرنا(تنزیہی)(۱۲)نہر یا حوض یا کنویں یا چشمے کے کنارے پاخانہ، پیشاب کرنا(۱۴)اس کھیت میں پاخانہ، پیشاب کرنا جس میں زراعت موجود ہو(۱۵)سایہ یا دھوپ میں جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں پاخانہ، پیشاب کرنا (۱۶)مسجد اور عید گاہ کے پہلو میں پاخانہ، پیشاب کرنا (۱۷)جس جگہ مویشی بندھے ہوں وہاں پاخانہ، پیشاب کرنا (۱۸)مسلمانوں کے راستہ میں پیشاب، پاخانہ پھرنا (۱۹)سوراخ میں پیشاب کرنا(۲۰)گھاٹ پر پاخانہ، پیشاب کرنا(۲۱)پاخانہ، پیشاب کرتے وقت بات کرنا(۲۲)جس جگہ وضو یا غسل کیا جاتا ہو وہاں پیشاب کرنا(۲۳)کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا ننگے ہو کر پیشاب کرنا(تنزیہی)(۲۴)خود نیچی جگہ بیٹھنا اور پیشاب کی دھار اونچی جگہ گرے یہ ممنوع ہے(ممنوع)(۲۵)ایسی سخت زمین پر جس سے پیشاب کی چھینٹیں اڑ کر آئیں پیشاب کرنا ممنوع ہے(۲۶)جس ڈھیلے سے ایک مرتبہ استنجا کرلیا اسے دوبارہ کام میں لانا مکروہ ہے لیکن اگر اس کی دوسری کروٹ صاف ہو تو اس سے کر سکتے ہیں۔

---

(۱۱)درمختار مع ردالمحتار ج ۱ ص ۵۵۵

(۱۲ تا ۲۵)درمختار مع ردالمحتار، جلد اوّل، ص ۵۵۵ تا ۵۵۷۔ بہار شریعت حصہ دوم، ص ۹۷

(۲۶)بہار شریعت، حصہ دوم، ص ۹۹

نماز میں سات فرض ہیں

(۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام۔ اس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچے، اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو (۳) قرأت۔ اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے۔ اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ضروری ہے کہ خود سنے اگر اتنا آہستہ پڑھا کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شوروغل یا ثقل سماعت نہیں تو نماز نہ ہوگی (۴) رکوع۔ یعنی اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائیں یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے، اور پورا یہ کہ پیٹھ بچھا دے۔ (۵) سجود۔ پیشانی کا زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط، تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے یا صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی تو نماز نہ ہوئی۔ اس مسئلہ سے بہت لوگ غافل ہیں۔ (۶) قعدۂ اخیرہ۔ نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التحیات یعنی رسولہ تک پڑھ لی جائے فرض ہے۔ (۷) خروج بصنعہ۔ یعنی قعدۂ اخیرہ کے بعد سلام وکلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو منافی نماز ہو قصداً کرنا۔ (بہار شریعت حصہ سوم، ص ۵۶ تا ۶۱)

واجبات نماز

(۱) تکبیر تحریمہ میں لفظ "اللہ اکبر" کا ہونا (۲ تا ۸) الحمد پڑھنا، یعنی اس کی ساتوں آیتیں کہ ہر ایک آیت مستقل واجب ہے، ان میں ایک آیت بلکہ ایک لفظ کا ترک بھی ترک واجب ہے۔

(۹) سورہ ملانا یعنی ایک چھوٹی سورت یا تین چھوٹی آیتیں جیسے ثُمَّ نَظَرَ ○ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ○ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ○ یا ایک یا دو آیتیں تین چھوٹی کے برابر پڑھنا (۱۰، ۱۱) نماز فرض میں دو پہلی رکعتوں میں قرأت واجب ہے۔ (۱۲، ۱۳) الحمد اور اس کے ساتھ سورہ ملانا، فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل و وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے۔ (۱۴) الحمد کا سورہ سے پہلے ہونا۔ (۱۵) ہر رکعت میں سورہ سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا۔ (۱۶) الحمد اور سورہ کے درمیان کسی اجنبی کا فاصل نہ ہونا۔ آمین تابع الحمد ہے اور بسم اللہ تابع سورہ، یہ اجنبی نہیں (۱۷) قرأت کے بعد متصلاً رکوع کرنا (۱۸) ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ ہونا کہ دونوں کے درمیان کوئی رکن فاصل نہ ہو۔ (۱۹) تعدیل ارکان، یعنی رکوع و سجود و قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی قدر ٹھہرنا (۲۰) یونہی قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا (۲۱) جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا (۲۲) قعدۂ اولیٰ، اگرچہ نماز نفل ہو۔ (۲۳) فرض اور وتر و سنن رواتب میں قعدۂ اولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ بڑھانا (۲۴، ۲۵) دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا۔ یونہی جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشہد واجب ہے، ایک لفظ بھی چھوڑے گا ترک واجب ہوگا۔ (۲۶، ۲۷) لفظ ''السلام'' دو بار کہنا۔ لفظ ''علیکم'' واجب نہیں (۲۸) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔ مطلق دعا کا پڑھنا واجب ہے کسی خاص دعا کا پڑھنا واجب نہیں (۲۹) تکبیر قنوت (۳۰ تا ۳۵) عیدین کی چھٹوں تکبیریں (۳۶) عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع (۳۷) اور اس تکبیر کے لیے لفظ ''اللہ'' ہونا (۳۸) ہر جہری نماز میں امام کو جہر سے قرأت کرنا (۳۹) اور غیر جہری میں آہستہ (۴۰) ہر فرض و واجب کا اس کی جگہ پر ہونا (۴۱) رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا۔ (۴۲) اور سجود کا دو ہی بار ہونا (۴۳) دوسری سے پہلے قعدہ نہ کرنا (۴۵) آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدۂ تلاوت کرنا (۴۶) سہو ہوا ہو تو سجدۂ سہو کرنا (۴۷) دو فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین تسبیح کی قدر وقفہ نہ ہونا (۴۸) امام جب قرأت کرے بلند آواز سے یا آہستہ اس وقت مقتدی کا چپ رہنا (۴۹) قرأت کے علاوہ تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔

(بہار شریعت، حصہ سوم، ص ۶۲ تا ۶۴)

نماز کی سنتیں

(۱) تحریمہ کے لیے دونوں ہاتھوں کا اٹھانا (سنت مؤکدہ) (۲) ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا یعنی نہ بالکل ملائے نہ بتکلف کشادہ رکھے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے (سنت غیر مؤکدہ) (۳) ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رو ہونا (غیر مؤکدہ) (۴) بوقت تکبیر سر نہ جھکانا (سنت مؤکدہ) (۵) تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا (سنت غیر مؤکدہ) (۶) یونہی تکبیر قنوت (۷) وتکبیرات عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے۔ (دونوں سنت مؤکدہ) اور ان کے علاوہ کسی جگہ ہاتھ اٹھانا سنت نہیں (۸) عورت کے لیے سنت یہ ہے کہ مونڈھوں تک ہاتھ اٹھائے (سنت مؤکدہ) (۹) امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر اور (۱۰) سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور (۱۱) سلام کہنا (تینوں سنت مؤکدہ) جس قدر بلند آواز کی حاجت ہو اور بلا حاجت بہت زیادہ بلند آواز کرنا مکروہ ہے (۱۲) بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا یوں کہ مرد ناف کے نیچے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی کلائی کے جوڑ پر رکھے، چھنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے اغل بغل رکھے اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کے پشت پر بچھائے۔ اور عورت وخنثیٰ بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے

---

(۱) درمختار مع ردالمحتار ج ۲، باب صفۃ الصلوٰۃ ص ۱۷۰، ۱۷۱

(۲) عالمگیری ج ۱، کتاب الصلوۃ، الباب الرابع، ص ۷۲ تا ۷۴

(۳) عالمگیری ج ۱، کتاب الصلوۃ، الباب السابع ص ۱۰۸، بہار شریعت حصہ سوم نماز کے مکروہات تنزیہہ کا بیان ص ۱۴۲

(۴) درمختار، ج ۲، ص ۱۷۱، التعلیق المجلی لمافی منیۃ المصلی ص ۲۷۷، حاشیہ ۲

(۵) درمختار مع ردالمحتار ج ۲، باب صفۃ الصلوٰۃ ص ۲۱۴۔ عالمگیری، جلد ۱، ص ۷۳

(۶، ۷) درمختار مع ردالمحتار ج ۲، باب صفۃ الصلوٰۃ ص ۲۱۴

(۸) درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۲۱۴

(۹ تا ۱۱) تبیین الحقائق ج ۱، فصل سنن الصلوٰۃ ص ۱۰۷

(۱۲) ردالمحتار ج ۲، باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا ص ۴۱۰

نیچے رکھ کر اس کی پشت پر دہنی ہتھیلی کو رکھے (سنت غیر مؤکدہ) (۱۳) نماز میں قیام کی حالت میں دونوں پاؤں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھنا مسنون ہے (غیر مؤکدہ) (۱۴) ثنا (مؤکدہ) (۱۵) تعوذ (مؤکدہ) (۱۶) تسمیہ (مؤکدہ) (۱۷) اور آمین کہنا اور (۱۸) ان چاروں کا آہستہ ہونا (غیر مؤکدہ) (ثنا، تعوذ صرف پہلی رکعت میں پڑھنا اور بسم اللہ ہر رکعت کے اول میں مسنون ہے یونہی تعوذ و تسمیہ امام اور منفرد کے لیے سنت ہے مقتدی کے لیے نہیں ہاں جس مقتدی کی کوئی رکعت جاتی رہی ہو تو جب وہ اپنی باقی رکعت پڑھے اس وقت ان کو پڑھے) (بدائع الصنائع ج ۲ ص ۳۷۔ بہار شریعت، حصہ سوم، ص ۶۶) (۱۹) پہلے ثنا پڑھے (۲۰) پھر تعوذ (۲۱) پھر تسمیہ (۲۲) اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھے وقفہ نہ کرے (۱۹ تا ۲۲ چاروں غیر مؤکدہ) (۲۳) تحریمہ کے بعد فوراً ثنا پڑھے (۲۴) عیدین میں تکبیر تحریمہ ہی کے بعد ثنا کہہ لے اور ثنا پڑھتے وقت ہاتھ باندھ لے اور اعوذ باللہ چوتھی تکبیر کے بعد کہے (۲۵) رکوع میں تین بار سبحان ربی العظیم کہنا (سنت غیر مؤکدہ) (اگر ظ ادا نہ کر سکے تو سبحان ربی العظیم کی جگہ سبحان ربی الکریم کہے بجائے ظ کے ز ادا ہوا یعنی سبحان ربی العزیم کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی) (ردالمحتار، ج ۲، باب صفۃ الصلاۃ، ص ۱۹۸) (۲۶) گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا (سنت غیر مؤکدہ) (۲۷) اور انگلیاں خوب کھلی رکھنا

---

(۱۳) فتاویٰ رضویہ کامل (جدید) ج ۴، باب صفۃ الصلوٰۃ ص ۶۰۰، عالمگیری ج ۱ ص ۷۳

(۱۴) فتاویٰ رضویہ کامل (جدید) ج ۴، باب صفۃ الصلوٰۃ ص ۶۱۷

(۱۵) البنایہ شرح ہدایہ ج ۲ ص ۱۸۸

(۱۶) ردالمحتار ج ۲، باب صفۃ الصلوٰۃ ص ۱۹۲، ۱۹۳

(۱۷) درمختار، ج: ۲، ص: ۱۷۲

(۱۸) بہار شریعت حصہ سوم ص ۱۴۱

(۱۹ تا ۲۲) بہار شریعت حصہ سوم ص ۱۴۱، عالمگیری ۱، کتاب الصلوٰۃ ص ۱۰۷

(۲۳ تا ۲۴) بہار شریعت، حصہ سوم، صفحہ ۶۶

(۲۵ تا ۲۷) درمختار مع ردالمحتار ج ۲، باب صفۃ الصلوٰۃ ص ۱۷۳

(مردوں کے لیے) سنت غیر مؤکدہ) (۲۸)اور عورتوں کے لیے سنت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا (۲۹)اور انگلیاں کشادہ نہ کرنا ہے (۳۰)حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا (سنت غیر مؤکدہ) اکثر لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ (تنزیہی) ہے۔ (۳۱)رکوع میں نہ سر جھکائے نہ اونچا ہو بلکہ پیٹھ کے برابر ہو (سنت غیر مؤکدہ) (۳۲)رکوع کے لیے اللہ اکبر کہنا۔ (سنت غیر مؤکدہ) (۳۳)ہر تکبیر میں اللہ اکبر کی ''ر'' کو جزم پڑھے (سنت غیر مؤکدہ) (۳۴)رکوع میں پیٹھ خوب بچھی رکھے کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے (سنت غیر مؤکدہ) (۳۵)عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کر دے۔ (سنت غیر مؤکدہ) (۳۶)رکوع سے جب اٹھے تو ہاتھ نہ باندھے لٹکا ہوا چھوڑ دے (۳۷)سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کی "ہ" کو ساکن پڑھے (۳۸)سنت یہ ہے کہ سمع اللہ کا ''سین'' رکوع سے سر اٹھانے کے ساتھ کہیں، اور حمدہ کی ''ہ'' سیدھا ہونے کے ساتھ ختم، اسی طرح ہر تکبیر انتقال میں حکم ہے کہ ایک فعل سے دوسرے فعل کو جانے کی ابتدا کے ساتھ اللہ اکبر کا ''الف'' شروع ہو، اور ختم کے

(۲۸ تا۲۹)ردالمحتار، ج:۲،ص ۱۹۷

(۳۰)حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح فصل فی بیان سنن الصلوٰۃ ص ۲۶۶

(۳۱)مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، فصل فی سنن الصلوٰۃ، ص ۲۶۶: فتاویٰ تاتارخانیہ، ج ۲: فصل فی الرکوع، ص: ۱۲۵

(۳۲)درمختار، ج ۲:، ص ۱۷۲۔المبسوط للشیبانی، ج: اوّل، ص: ۲۲۵

(۳۳)فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۲، الفصل الثالث فی بیان مایفعلہ المصلی فی صلوتہ بعد الافتتاح، ص: ۱۸۶

(۳۴)بہار شریعت حصہ سوم ص ۱۴۱۔منیۃ المصلی، بیان مایکرہ فی الصلوٰۃ ص ۳۴۹، ۳۵۰

(۳۵)المبسوط للسرخسی، ص: ۲۳

(۳۶،۳۷)بہار شریعت، حصہ سوم، ص ۶۸

(۳۸)کفایہ علی الہدایہ مع فتح القدیر ج ۱ ص ۹۵، فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۲ ص ۱۸۵، ۱۸۶۔بحر الرائق جلد اوّل، باب صفۃ الصلوٰۃ، ص: ۵۴۸، ۵۴۹

ساتھ ختم ہو(سنت غیر مؤکدہ)اس مسافت کو پورا کرنے کے لیے اللہ کے''لام'' کو بڑھائے۔اگر اللہ کے''الف'' کو بڑھایا تو نماز فاسد ہوجائے گی اور اللہ کے''ہ'' کو بھی نہ بڑھائے کہ غلط اور خلاف سنت ہے۔اور اکبر کا''الف'' یا''ب'' بڑھائیں گے تو نماز فاسد ہوجائے گی۔یونہی''ر'' نہ بڑھائے کہ غلط اور خلاف سنت ہے۔(۳۹) رکوع سے اٹھنے میں امام کے لیے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا(۴۰)اور مقتدی کے لیے''رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ'' کہنا (بہتر یہ ہے کہ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہے)(۴۱)اور منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے(۴۲) سجدہ کے لیے(۴۳)اور سجدہ سے اٹھنے کے لیے''اَللّٰہُ اَکْبَرْ'' کہنا (دونوں سنت غیر مؤکدہ)(۴۴) سجدہ میں کم از کم تین بار''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی'' کہنا (سنت غیر مؤکدہ) (۴۵) سجدہ میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا (سنت غیر مؤکدہ) (۴۶) سجدہ میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھے (۴۷) پھر ہاتھ (۴۸) پھر ناک (۴۹) پھر پیشانی۔اور جب سجدہ سے اٹھے تو اس کا عکس کرے یعنی (۵۰) پہلے پیشانی اٹھائے (۵۱) پھر ناک (۵۲) پھر ہاتھ (۵۳) پھر گھٹنے (سجدہ میں یہ ترتیب ۴۶ تا ۵۳ سنت غیر مؤکدہ) (۵۴) مرد کے لیے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے جدا ہوں (۵۵) اور پیٹ رانوں سے (سنت غیر مؤکدہ) (۵۶) اور کلائیاں زمین پر نہ بچھائے (سنت مؤکدہ) مگر جب صف میں ہو تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہوں گے۔(۵۷) عورت سمٹ کر سجدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے ملادے۔(۵۸) اور پیٹ ران سے (۵۹) اور ران کو پنڈلیوں سے (۶۰) اور پنڈلیاں زمین

(۳۹تا۴۱) بہار شریعت، حصہ سوم، ص ۶۸

(۴۲، ۴۳) المبسوط للشیبانی، جاوّل، ص ۲۲۵

(۴۴) درمختار مع ردالمحتار ج ۲، باب صفۃ الصلوٰۃ ص ۱۷۳

(۴۵) بہار شریعت حصہ سوم ص ۱۴۲، عالمگیری ج ۱، کتاب الصلوٰۃ، الباب السابع ص ۱۰۹

(۴۶تا۵۳) بہار شریعت حصہ سوم ص ۱۴۱، منیۃ المصلی، بیان مکروہات الصلوٰۃ ص ۳۴۰، حاشیہ ۵

(۵۴) بہار شریعت، حصہ سوم، ص ۶۹

(۵۵) بہار شریعت حصہ سوم ص ۱۴۳

(۵۶) بہار شریعت حصہ سوم، مکروہ تحریمی کا بیان، ص ۱۳۶، ردالمحتار ج ۲، باب مایفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا ص ۴۱۱

(۵۷تا۶۰) المبسوط للسرخسی، جلد اوّل، ص ۲۳

سے۔(۵۷ تا۶۰ چاروں سنت غیر مؤکدہ) (۶۱) دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھے اور کسی عذر سے ایک ساتھ نہ رکھ سکتا ہو تو پہلے داہنا رکھے پھر بایاں (۶۲) دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے بیٹھنا یعنی بایاں قدم بچھانا اور داہنا کھڑا رکھنا (سنت غیر مؤکدہ) (۶۳) اور ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا۔ (سنت غیر مؤکدہ) (۶۴) سجدوں میں انگلیاں قبلہ رو ہونا (سنت غیر مؤکدہ) (۶۵) اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا (سنت غیر مؤکدہ) (۶۶) سجدہ میں دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ کا زمین پر لگنا واجب ہے اور دسوں کا قبلہ رو ہونا سنت ہے۔ (۶۷) جب دونوں سجدہ کرلے تو دوسری رکعت کے لیے پنجوں کے بل (۶۸) گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھے (دونوں سنت غیر مؤکدہ) (۶۹) دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر (۷۰) دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا (۷۱) اور داہنا قدم کھڑا رکھنا (۷۲) اور داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا۔ یہ سب مرد کے لیے ہے (چاروں یعنی ۶۹ تا ۷۲ سنت غیر مؤکدہ) (۷۳) اور عورت دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے (۷۴) اور بائیں سرین پر بیٹھے (۷۵) اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھے (۷۶) اور بایاں بائیں ران پر رکھے (دونوں سنت غیر مؤکدہ) (۷۷) اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا

---

(۶۱) ہدایہ مع فتح القدیر، ج اوّل، کتاب الصلوٰۃ، ص ۳۱۰

(۶۲) درمختار مع ردالمحتار ج ۲، باب مایفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا ص ۴۱۲

(۶۳) درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۴۱۲، حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح فصل فی مکروہات الصلوٰۃ ص ۳۵۳

(۶۴) بہار شریعت حصہ سوم ص ۱۴۲۔ عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۸

(۶۵) عالمگیری ج ۱، کتاب الصلوٰۃ، الباب الرابع ص ۷۴

(۶۶) بہار شریعت، حصہ سوم، ص ۷۰

(۶۷ تا ۶۸) درمختار مع ردالمحتار ج ۲، باب صفۃ الصلوٰۃ ص ۲۱۳، ۲۱۴

(۶۹ تا ۷۲) درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۴۱۲

(۷۳ تا ۷۴) مصنف ابن ابی شیبہ جلد اوّل، باب فی المرأۃ کیف تجلس فی الصلوٰۃ، ص ۲۴۲

(۷۵ تا ۷۶) بحر الرائق ج ۱، باب صفۃ الصلوٰۃ ص ۵۶۴، ۵۶۵

(۷۷) درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۲۱۳، ۲۱۴

کہ نہ کھلی ہوئی ہوں نہ ملی ہوئی ہوں (سنت غیر مؤکدہ) (۷۸) اور انگلیوں کے کنارے گھٹنے کے پاس ہونا (سنت غیر مؤکدہ) (۷۹) شہادت پر اشارہ کرنا (سنت غیر مؤکدہ) (۸۰) قعدۂ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کے لیے اٹھے تو زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اٹھے بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر اٹھے (سنت غیر مؤکدہ) (۸۱) بعد تشہد دوسرے قعدہ میں درود شریف پڑھنا (سنت مؤکدہ) (۸۲) اور نوافل کے قعدۂ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھنا مسنون ہے (سنت مؤکدہ) (۸۳) درود کے بعد دعا پڑھنا (سنت غیر مؤکدہ) (۸۴) دعا عربی زبان میں پڑھے، (سنت مؤکدہ) غیر عربی میں مکروہ (تحریمی) ہے (۸۵) مقتدی کے تمام انتقالات امام کے ساتھ ساتھ ہونا (۸۶ تا ۸۷) السلام علیکم ورحمۃ اللہ دوبار کہنا (سنت مؤکدہ) (۸۸) پہلے داہنی طرف (۸۹) پھر بائیں طرف (دونوں غیر مؤکدہ) (۹۰ تا ۹۱) سنت یہ ہے کہ امام دونوں سلام بلند آواز سے کہے (دونوں سنت مؤکدہ) (۹۲) مگر دوسرا بہ نسبت پہلے کے کم آواز سے ہو (سنت غیر مؤکدہ) (۹۳) سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام دائیں یا بائیں کو انحراف کرے، اور داہنی طرف افضل ہے، اور مقتدیوں کی طرف بھی منہ کر کے بیٹھ سکتا ہے، جبکہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو اگرچہ وہ کسی پچھلی صف میں نماز پڑھتا ہو۔ (سنت غیر مؤکدہ)

---

(۷۸) بحر الرائق ج ۱، باب صفۃ الصلوٰۃ ص ۵۶۵

(۷۹) درمختار مع ردالمحتار ج ۲، باب صفۃ الصلوٰۃ ص ۲۱۸

(۸۰) درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۲۱۳، ۲۱۴۔ عالمگیری ج ۱ ص ۷۶

(۸۱) منیۃ المصلی بیان صفۃ الصلوٰۃ ص ۳۲۳، ۳۲۴ کا حاشیہ ۹۔ فتاویٰ امجدیہ، جلد اوّل، ص ۷۵

(۸۲ تا ۸۳) عنایہ مع فتح القدیر، جلد اوّل، ص ۳۲۳ تا ۳۲۷۔ فتاویٰ امجدیہ، جلد اوّل، ص ۷۴

(۸۴) درمختار مع ردالمحتار ج ۲، باب صفۃ الصلوٰۃ ص ۲۳۴

(۸۵) بہار شریعت، حصہ سوم، ص ۷۴

(۸۶ تا ۸۷) مراقی الفلاح شرح نور الایضاح مع حاشیہ طحطاوی فصل فی بیان سنن الصلوٰۃ ص ۲۷۴

(۸۸ تا ۸۹) بدائع الصنائع ج ۲ فصل فی بیان سنن الصلوٰۃ ص ۷۴

(۹۰ تا ۹۱) بدائع الصنائع ج ۲ فصل فی بیان سنن الصلوٰۃ ص ۷۵

(۹۲) عالمگیری ج ۱، کتاب الصلوٰۃ، الباب الرابع ص ۷۶

(۹۳) درمختار مع ردالمحتار ج ۲، باب صفۃ الصلوٰۃ ص ۲۴۸

نماز کے مکروہات

(۱) کپڑے یا داڑھی یا بدن سے کھیلنا (۲) کپڑا سمیٹنا مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھالینا اگرچہ دھول سے بچانے کے لیے کیا ہو (۳) کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں یا رومال یا شال یا رضائی یا چادر کے کنارے دونوں مونڈھوں سے لٹکتے ہوں یہ مکروہ تحریمی ہے اور اگر ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں اور اگر ایک مونڈھے پر ڈالا اس طرح کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے دوسرا پیٹ پر تو یہ بھی مکروہ ہے (۴) کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے خواہ پیشتر سے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی ہو (۵) دامن سمیٹے نماز پڑھنا (۶) شدت کا پاخانہ، پیشاب معلوم ہوتے وقت یا غلبۂ ریاح کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز شروع کرنے سے پہلے اگر ان چیزوں کا غلبہ ہو تو وقت میں گنجائش ہوتے ہوئے نماز شروع کرنا ہی ممنوع و گناہ ہے اگرچہ جماعت جاتی رہنے کا اندیشہ ہو، اور اگر دیکھتا ہے کہ قضائے حاجت اور وضو کے بعد وقت جاتا رہے گا تو نماز پڑھ لے، اور اگر نماز کے بیچ میں یہ حالت پیدا ہو جائے اور وقت میں گنجائش ہو تو توڑ دینا واجب ہے اور اگر اسی طرح پڑھ لی تو گنہگار رہا (۷) جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا (۸) کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے مگر جس وقت کہ پورے طور پر سنت طریقے سے سجدہ ادا نہ ہوتا ہو تو ایک بار کی اجازت ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے (۹) انگلیاں چٹکانا (۱۰) انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈالنا (۱۱) کمر پر ہاتھ رکھنا (۱۲) اِدھر اُدھر منھ پھیر کر دیکھنا کل چہرہ پھر گیا ہو یا بعض۔ اور اگر منھ نہ پھیرے صرف کنکھیوں سے ادھر ادھر بلا حاجت دیکھے تو کراہت تنزیہی ہے اور نادراً کسی غرض صحیح سے ہو تو اصلاً حرج نہیں (۱۳) نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا (۱۴) مرد کا سجدہ میں کلائیوں کا بچھانا (۱۵) کسی شخص کے منھ کے سامنے نماز پڑھنا، یونہی دوسرے شخص کو مصلی کی طرف منھ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے، یعنی اگر مصلی کی جانب سے ہو تو کراہت مصلی پر ہے ورنہ اس پر

(۱۶) کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو (۱۷) اعتجار یعنی پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ میں سر پر نہ ہو (۱۸) ناک اور منھ کو چھپانا (۱۹) بے ضرورت کھنکار نکالنا (۲۰) نماز میں بالقصد جماہی لینا، ہاں اگر خود آئے تو حرج نہیں (۲۱) جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں (۲۲) جاندار کی تصویر نماز پڑھنے والے کے سر پر یعنی چھت پر ہو یا معلق ہو یا سجدہ کی جگہ میں ہو کہ اس پر سجدہ واقع ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی یونہی نماز پڑھنے والے کے آگے یا داہنے یا بائیں یا پیچھے ہو مگر کراہت اس وقت ہے کہ تصویر آگے، دائیں، بائیں، یا پیچھے معلق ہو یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش ہو، اگر فرش میں ہو اور اس پر سجدہ نہیں تو کراہت نہیں (۲۳) کسی واجب کو چھوڑنا مثلاً قومہ و جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلے جانا یا قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا یا رکوع میں قرأت ختم کرنا۔ امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا (۲۴) صرف پاجامہ یا تہبند باندھ کر نماز پڑھی اور کرتا یا چادر موجود ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہے اور جو دوسرا کپڑا نہیں تو معافی ہے (۲۵) امام کو کسی آنے والے کی خاطر نماز کو طول دینا مکروہ تحریمی ہے اگر اس کو پہچانتا ہو اور اس کی خاطر مدنظر ہو۔ اور اگر نماز پر اس کی اعانت کے لیے بقدر ایک، دو تسبیح کے طول دیا تو کراہت نہیں (۲۶) جلدی میں صف کے پیچھے ہی سے اللہ اکبر کہہ کر شامل ہو گیا پھر صف میں شامل ہوا یہ مکروہ تحریمی ہے (۲۷) غصب کی ہوئی زمین یا پرائے کھیت میں جس میں زراعت موجود ہے یا جُتے ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا (۲۸) قبر کا سامنے ہونا اور مصلی اور قبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہے (۲۹) کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا ظاہر کراہت تحریم بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے (۳۰) الٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا (۳۱) انگرکھے کے بند نہ باندھنا اور اچکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا اگر اس کے نیچے کرتہ وغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہا تو ظاہر کراہت تحریم ہے اور نیچے کرتہ وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی (۳۲) بغیر ضرورت امام کے دونوں سلام پھیرنے سے پہلے مسبوق کا کھڑا ہو جانا۔

ہدایت: اوپر جتنے مکروہات بیان کئے گئے ان کا مکروہ تحریمی ہونا کتب معتبرہ میں مذکور

ہے اب کچھ دیگر مکروہات نماز بیان کئے جاتے ہیں جن کا مکروہ تنزیہی ہونا مصرح یا راجح ہے۔

(۱) رکوع یا سجدہ میں بلا ضرورت تین تسبیح سے کم کہنا (۲) کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا جب کہ اس کے پاس اور کپڑے ہوں ورنہ کراہت نہیں (۳) منھ میں کوئی چیز لیے ہوئے نماز پڑھنا اور پڑھانا جب کہ قرأت سے مانع نہ ہو اور اگر مانع قرأت ہو مثلاً آواز ہی نہ نکلے یا اس قسم کے الفاظ نکلیں کہ قرآن کے نہ ہوں تو نماز فاسد ہو جائے گی (۴) سُستی سے ننگے سر نماز پڑھنا (۵) حالت نماز میں پیشانی سے مٹی یا گھاس چھڑانا جب کہ ان کی وجہ سے نماز میں تشویش نہ ہو، اور تکبر مقصود ہو تو کراہت تحریمی ہے، اور اگر تکلیف دہ ہوں یا خیال بٹتا ہو تو چھڑا دینے میں حرج نہیں اور نماز کے بعد چھڑا دینا چاہئے (۶) نماز میں انگلیوں پر آیتوں اور سورتوں اور تسبیحات کا گننا (۷) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (۸) نماز میں بغیر عذر چار زانو بیٹھنا (۹) دامن یا آستین سے اپنے کو ہوا پہنچانا جب کہ ایک دو بار ہو، یہ اس بناء پر کہ ایک رکن میں تین بار حرکت کو مفسد نماز کہا گیا ہے اور پنکھا جھلنا مفسد نماز ہے (۱۰) اسبال یعنی کپڑا حد معتاد سے بافراط دراز رکھنا۔ دامنوں اور پائچوں میں اسبال یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور آستینوں میں انگلیوں سے نیچے۔ اور عمامہ میں یہ کہ بیٹھنے میں دبے (۱۱) انگڑائی لینا اور بالقصد کھانسنا یا کھنکارنا ہاں اگر طبیعت دفع کر رہی ہے تو حرج نہیں (۱۲) نماز میں تھوکنا (۱۳) مقتدی کو صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا جبکہ صف میں جگہ موجود ہو اور اگر صف میں جگہ نہیں تو حرج نہیں (۱۴) فرض کی ایک رکعت میں بغیر عذر کسی آیت کو بار بار پڑھنا یونہی ایک سورت کو بار بار پڑھنا (۱۵) سجدہ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا اور اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا بلا عذر مکروہ ہے (۱۶) بسم اللہ، تعوذ، ثنا اور آمین زور سے کہنا (۱۷) اذکار کو ان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا (۱۸) بغیر عذر دیوار پر یا عصا پر ٹیک لگانا (۱۹) رکوع میں گھٹنوں پر اور سجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا (۲۰) آستین کو بچھا کر سجدہ کرنا کہ مٹی نہ لگے اگر براہ تکبر ہو تو مکروہ تحریمی ورنہ تنزیہی ہے اور گرمی سے بچنے کے لیے کپڑے پر سجدہ کیا تو حرج نہیں (۲۱) اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا (۲۲) سجدہ وغیرہ میں قبلہ سے انگلیوں کو پھیر دینا (۲۳) امام کا تنہا بلند جگہ کھڑا ہونا پھر بلندی اگر قلیل ہو تو کراہت

تنزیہ ورنہ ظاہر تحریم۔امام نیچے ہو اور مقتدی بلند جگہ پر یہ بھی مکروہ و خلاف سنت ہے(۲۴)مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا(۲۵)مسجد میں کوئی جگہ اپنے لیے خاص کر لینا(۲۶)جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے شمع یا چراغ میں کراہت نہیں(۲۷)سامنے پاخانہ وغیرہ نجاست کا ہونا یا ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ وہ مظنۂ نجاست ہو مکروہ ہے(۲۸)سجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا مکروہ ہے مگر عورت سجدہ میں ران کو پیٹ سے ملا دے گی (۲۹)بغیر عذر مکھی، مچھر اڑانا (۳۰)ایسی چیز کے سامنے نماز پڑھنا جو دل کو مشغول رکھے مثلاً زینت،لہو ولعب وغیرہ(۳۱)نماز کے لیے دوڑنا مکروہ ہے(۳۲)عام راستہ،کوڑا ڈالنے کی جگہ، مذبح،قبرستان،غسل خانہ،مویشی خانہ، اصطبل، پاخانہ کی چھت ان تمام جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے ۔(بہار شریعت حصہ سوم، مکروہات کا بیان،ص۱۳۵ تا ۱۴۳۔شامی، ج:۲،کتاب الصلاۃ، باب ما یکرہ فیھا،ص۴۰۵ تا ۴۱۱۔ عالمگیری، جلد اوّل، کتاب الصلاۃ،الباب الرابع،الفصل الثانی،ص۱۰۵ تا ۱۰۸۔شامی،ج:۲،ص۲۴۲ تا ۲۴۴۔حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح،کتاب الصلاۃ،فصل فی بیان سنن الصلاۃ،ص۲۷۶)

کھانا فرض ہے: اگر بھوک کا اتنا غلبہ ہو کہ جانتا ہو کہ نہ کھانے سے مرجائے گا تو اتنا کھالینا جس سے جان بچ جائے "فرض" ہے، اور اس صورت میں اگر نہیں کھایا اور مر گیا تو گنہ گار ہوگا۔ (تنویر الابصار مع ردالمحتار، ج۹، کتاب الحظر والاباحۃ ص ۴۸۸)

کھانا واجب ہے: نہ کھانے سے اتنا کمزور ہوجائے گا کہ کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے گا یا روزہ نہ رکھ سکے گا تو اتنا کھانا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت آجائے اور روزہ رکھ سکے "واجب" ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار ج۹، کتاب الحظر والاباحۃ ص ۴۹۰)

کھانا سنت ہے: نماز، روزہ اور دیگر امور خیر کو صحیح ڈھنگ سے ادا کرنے اور صحت کو برقرار رکھنے کے لیے تہائی پیٹ کھانا "سنت" ہے۔

(ابن ماجہ، ابواب الاطعمہ، باب الاقتصاد فی الاکل، ص ۲۴۰)

کھانا مستحب ہے: سیر ہو کر کھانا کہ امور خیر کو اچھی طرح انجام دے گا اور پڑھنے پڑھانے میں کمزوری پیدا نہیں ہوگی "مستحب" ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار ج۹، ص۴۸۹)

کھانا مباح ہے: سیر ہو کر یعنی پوری بھوک بھر کر کھانا "مباح" ہے یعنی نہ ثواب ہے نہ گناہ۔ (درمختار مع ردالمحتار ج۹، ص۴۸۹)

کھانا حرام ہے: اتنا زیادہ کھالینا جس سے پیٹ خراب ہونے کا گمان غالب ہو۔ مثلاً دست آئیں گے اور طبیعت بدمزہ ہوجائے گی۔ "حرام" ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد۹، ص۴۸۹)

کھانا مکروہ ہے: سیری سے زیادہ کھانا مگر اتنا زیادہ نہیں کہ اسے نقصان کرے اور

شکم خراب ہوجائے "مکروہ" ہے۔ (ردالمحتار ج۹، ص۴۸۹)

ہدایت: آدمی کو کھاتے وقت یہ نیت کرنی چاہئے کہ اس لیے کھاتا ہوں کہ عبادت کی قوت پیدا ہو کہ اس نیت سے کھانا بھی ایک قسم کی طاعت ہے۔ کھانے سے اس کا مقصد تلذذ و تنعم نہ ہو۔

کھانے کی سنتیں

(۱) بیٹھ کر کھانا سنت ہے (۲) کھانے کے وقت بایاں پاؤں بچھا دے اور داہنا کھڑا رکھے، یا سرین پر بیٹھے اور دونوں گھٹنے کھڑا رکھے، یا دوزانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔ مذکورہ تینوں صورتوں میں، جس طرح بیٹھیں گے سنت ادا ہوجائے گی (۳) کھانا، کھانے سے پہلے تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھونا سنت ہے نیز تین بار کلیاں کرنا بھی سنت ہے (صرف ایک ہاتھ یا فقط انگلیاں یا چٹکی دھونے سے سنت ادا نہیں ہوگی) اور ہاتھ دھو کر رومال وغیرہ سے نہ پونچھے۔ (۴) حلال کھانا، بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا (بہتر ہے کہ "بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ" پڑھے کہ اس کے پڑھنے سے اس کھانے سے کوئی نقصان نہ ہوگا اگرچہ اس میں زہر ہو، اور اسے پڑھنا بھی سنت ہے۔ نیز بسم اللہ زور سے کہے۔ اگر کھانے کے شروع میں بسم للہ بھول جائے تو کھانے کے درمیان جب بھی یاد آجائے "بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَآخِرِہٖ" پڑھ لے سنت ادا ہوجائے گی (۵) دسترخوان بچھا کر کھانا (۶) داہنے ہاتھ کی تین انگلیوں سے کھانا (۷) کوئی چیز داہنے ہاتھ سے کھانا، پینا، لینا،

---

(۱) صحیح مسلم ج ۲ کتاب الاشربہ ص ۱۷۳

(۲) صحیح مسلم ج ۲ کتاب الاشربہ ص ۱۸۰

(۳) شمائل ترمذی ص ۱۲، عالمگیری ج ۵، کتاب الکراہیۃ ص ۳۳۷، فتاویٰ رضویہ (جدید) ج ۲ ص ۲۹

(۴) شمائل ترمذی ص ۱۲۔ عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۷۔ ابن ماجہ، ابواب الاطعمہ، ص ۲۳۵۔ بہار شریعت حصہ ۱۶، ص ۶

(۵) ابن ماجہ، ابواب الاطعمہ، ص ۲۳۶

(۶) صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۷۵،۱۷۴

(۷) صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۷۲

دینا، پکڑنا(۸) کھانے کونمک سے شروع کرنا(۹) چند افراد کا ایک ساتھ مل کر کھانا(۱۰) اگر کسی بڑے برتن مثلاً ٹرے، سینی وغیرہ میں ایک قسم کا کھانا ہوتو اپنے قریب کے کنارے سے کھانا، اور اگر مختلف قسم کے کھانے ہوں تو مختلف جگہ سے کھانا (۱۱) کھانے کو اپنی طرف کے کنارے سے کھانا بیچ میں سے نہ کھانا(۱۲) جوتا اتار کر کھانا(۱۳) کھاتے وقت اچھی باتیں کرنا (۱۴) اگر ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو اٹھا کر کھالینا(دستر خوان پر گرے تو بغیر جھاڑے اور اگر زمین پر گرے تو پونچھ کر کھالے(۱۵) کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لینا(بہتر یہ ہے کہ پہلے بیچ والی انگلی پھر شہادت کی آخر میں انگوٹھا چاٹیں) (۱۶) جس برتن میں کھائے کھانے کے بعد اسے انگلیوں سے پونچھ کر چاٹنا(۱۷، ۱۸) کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا۔ کھانے کے بعد اس دعا کو پڑھنا" اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ (بہتر ہے کہ اس دعا کو پڑھ لے تا کہ دونوں سنتیں ایک ساتھ ادا ہو جائیں)(۱۹، ۲۰) اور اگر کسی دوسرے نے کھلایا ہو تو اس کے لیے دعا کرنا اور بہتر ہے کہ یوں کہے" اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْلَهُمْ فَارْحَمْهُمْ " اگر یہ دعا پڑھ

---

(۸) عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۷

(۹) ابوداؤد، ج ۲، ص ۵۲۸

(۱۰) ابن ماجہ، ابواب الاطعمہ، ۲۳۵

(۱۱) ترمذی ج ۲ ص ۲۔ عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۷

(۱۲) مستدرک للحاکم مترجم ج ۵، کتاب الاطعمہ حدیث ۷۱۲۹

(۱۳) ردالمحتار، ج ۹، ص ۴۹۱

(۱۴) ترمذی ج ۲ ص ۲، عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۷

(۱۵) بخاری ج ۲ ص ۸۲۰، عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۷

(۱۶) ترمذی ج ۲ ص ۲، عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۷

(۱۷، ۱۸) ترمذی ج ۲ ص ۳، ابن ماجہ، ابواب الاطعمہ، ص ۲۳۶

(۱۹، ۲۰) ابوداؤد، ج ۲، کتاب الاطعمہ، ص ۵۳۸۔ مسلم ج ۲ ص ۱۸۰

لے تو دونوں سنتیں ایک ساتھ ادا ہو جائیں گی (۲۱) کھانے کو نمک پر ختم کرنا (۲۲) تہائی پیٹ کھانا (۲۳) کھانے کے بعد ہاتھ دھونا (۲۴) اچھی طرح ہاتھ دھونے کے بعد تر ہاتھ کو منہ اور کلائیوں اور سر پر پھیر لینا (۲۵) کھانے میں کوئی عیب نہ نکالنا (مثلاً نمک زیادہ ہے، سالن کڑوا ہے وغیرہ) اگر پسند ہو کھالے ورنہ چھوڑ دے۔

ھدایت: کھانے کی تمام سنتیں سنت غیر مؤکدہ ہیں۔

پانی پینے کی سنتیں

(۱) وضو اور زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا (۲) وضو اور زمزم کے علاوہ دوسرے پانی کو بیٹھ کر پینا (۳) بِسۡمِ اللهِ کہہ کر پینا (بہتر ہے کہ بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھے) (۴) پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا (بہتر ہے کہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ کہے) (۵) پینے کا برتن داہنے ہاتھ سے پکڑنا (۶) داہنے ہاتھ سے پینا (۷) تین سانس میں پینا (۸) برتن کو منہ سے الگ کر کے سانس لینا (۹) پانی پی کر اگر دوسروں کو دینا ہے تو پہلے داہنے طرف کے آدمی کو دینا پھر داہنے والے کو ترتیب وار بلکہ ہر پینے کی چیز داہنے کی ترتیب سے پیش کریں (۱۰) پلانے والے کو آخر میں پینا (۱۱) دونوں ہاتھوں یعنی چلّو سے پینا (۱۲) شیشے کے گلاس اور لکڑی کے پیالے میں

(۲۱، ۲۲) عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۷۔ ابن ماجہ، ص ۲۴۰

(۲۳) شمائل ترمذی ص ۱۲، عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۷

(۲۴) ترمذی ج ۲، ابواب الاطعمہ ص ۷

(۲۵) بخاری ج ۲، کتاب الاطعمہ ص ۸۱۴

(۱ تا ۴) ترمذی ج ۲، ابواب الاشربہ ص ۱۰

(۵، ۶) مسلم ج ۲، کتاب الاشربہ، ص ۱۷۲

(۷، ۱۲) بخاری ج ۲، کتاب الاشربہ ص ۸۴۱، ۸۴۲، المستدرک للحاکم مترجم ج ۵ حدیث ۷۲۰۵

(۸) ترمذی، ج ۲، ص ۱۱

(۹، ۱۰، ۱۳) ترمذی ج ۲ ص ۱۱

(۱۱) ابن ماجہ، ابواب الاشربہ، ص ۲۴۵

پینا (۱۴) میٹھا اور ٹھنڈا پانی پینا۔

ہدایت: پینے کی تمام سنتیں سنت غیر مؤکدہ ہیں۔

کھانے پینے کے مکروہات

(۱) کرسی، میز پر پیر لٹکا کر کھانا، پینا (۲) کھانے، پانی میں پھونکنا (۳) بھوک اور جھوٹ کو ملانا۔ مثلاً کسی آدمی کو کھانے کے لیے بلایا گیا اس پر اس نے کہا کہ کھایئے، مجھے خواہش نہیں ہے حالانکہ وہ بھوکا ہو (۴) راستہ اور بازار میں کھانا، پینا (۵) جب تک کھانا اٹھا نہ لیا جائے بغیر ضرورت کھانے پر سے اٹھنا مکروہ ہے۔ (۶) بے وضو اور بغیر منہ دھلے آدمی نے کھایا یا پانی پیا اور لبوں کے بال کھانے یا پانی کو لگے تو اس کا کھانا، پینا مکروہ ہے جو اس نے کھایا، پیا، مکروہ کھایا، پیا (۷) جنب مرد و عورت کے لیے مکروہ ہے کہ دونوں ہاتھ اور منہ دھوئے بغیر کھائیں اور پئیں (۸) اس دسترخوان پر بیٹھنا جس پر خلاف شرع چیزیں ہوں (۹) تھالی کے درمیان سے کھانا شروع کرنا (۱۰) پلیٹ یا نمک دانی وغیرہ روٹی پر رکھنا (۱۱) ہاتھ یا چھری کو روٹی سے پونچھنا

---

(۱) صحیح مسلم ج ۲ کتاب الاشربہ ص ۱۷۳

(۲) بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۷۔ ابن ماجہ ابواب الاشربہ، ص ۲۴۵

(۳) بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۴

(۴) عالمگیری ج ۵، ص ۳۳۷ بہار شریعت حصہ ۱۶، ص ۱۹

(۵) بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹

(۶) فتاویٰ رضویہ کامل (جدید) ج ۱۶ ص ۴۳۱

(۷) عالمگیری ج ۵، کتاب الکراہیۃ، الباب الحادی عشر ص ۳۳۷

(۸) ابوداؤد، ج ۲، کتاب الاطعمہ، ص ۵۳۰

(۹) عالمگیری، ج ۵، ص ۳۳۷

(۱۰ تا ۱۳) ردالمحتار ج ۹، کتاب الحظر والاباحۃ ص ۴۹۰۔ عالمگیری، ج ۵، ۳۳۶، ۳۳۷

(۱۲) ہاتھ سے گرے ہوئے لقمے کو چھوڑ دینا (پھینک دینا) اسراف (ناجائز) ہے (۱۳) روٹی کے بیچ والے حصہ کو کھانا اور کنارے کو توڑ کر علیحدہ کر دینا یونہی پھولی ہوئی روٹی کا حصہ کھانا اور بقیہ چھوڑ دینا اسراف (ناجائز) ہے۔ ہاں اگر کوئی دوسرا (آدمی یا جانور) چھوڑے ہوئے حصے کو کھالے تو حرج نہیں (۱۴) حد ضرر تک مٹی کھانا حرام ہے (۱۵) ہنود و نصاریٰ کے برتن میں بغیر پاک کئے کھانا، پینا مکروہ ہے۔

---

(۱۴) فتاویٰ امجدیہ، جلد اوّل، ص ۳۹۵

(۱۵) فتاویٰ رضویہ کامل، ج ۲، ص ۳۲۵

لباس کا بیان

اتنا لباس جس سے ستر عورت ہو جائے اور گرمی، سردی کی تکلیف سے بچے ''فرض'' ہے۔ اور اس سے زائد جس سے زینت اور اللہ کی نعمت کا اظہار مقصود ہو، مستحب، ہے۔ اور تکبر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع و مکروہ ہے۔ (ردالمحتار ج ۹ رکتاب الحظر والاباحۃ ص ۵۰۵)

لباس کی سنتیں

(۱) سفید کپڑے پہننا (۲) کرتہ پہننا۔ سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالشت ہو (۳) تہبند پہننا سنت ہے اور پاجامہ پہننا بھی سنت ہے (پاجامہ کو سنت مشائخ نے بایں معنیٰ کہا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے پسند فرمایا اور صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسے پہنا، خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہبند شریف پہنا کرتے تھے پاجامہ پہننا ثابت نہیں (۴) تہبند، پاجامہ آدھی پنڈلی سے ٹخنوں تک رکھنا سنت ہے، ٹخنوں سے نیچے تکبرًا کرنا ممنوع ہے۔ (۵) کبھی پیوند لگا ہوا لباس بھی پہن لے اس لیے کہ یہ سنت ہے (۶) ٹوپی پہن کر

---

(۱) بخاری ج ۲، کتاب اللباس ص ۸۶۶

(۲) ترمذی، جلد اوّل، ابواب اللباس، ص ۳۰۶، ردالمحتار، ج ۹، کتاب الحظر والاباحۃ، ص ۵۰۵

(۳، ۴) ابن ماجہ، کتاب اللباس، ص ۲۵۵ تا ۲۵۶

(۵) ترمذی ج ۱ ابواب اللباس ص ۳۰۷

(۶) ترمذی، ج ۱ ص ۳۰۴۔ فتاوی رضویہ کامل (جدید)، ج ۱۵ ص ۱۵۰

عمامہ باندھنا (سنت یہ ہے کہ عمامہ پانچ ہاتھ سے چھوٹا نہ ہو اور بارہ ہاتھ سے بڑا نہ ہو اور اس کی بندش گنبد نما ہو۔ (۷) شملہ چھوڑنا (شملہ کم از کم چار انگل اور زیادہ سے زیادہ ایک ہاتھ ہو (۸) جوتا پہننا (۹) پہلے داہنے پیر میں جوتا پہنے پھر بائیں پیر میں (۱۰) اتارنے میں پہلے بائیں پاؤں کا جوتا اتارے پھر داہنے پیر کا (۱۱) خف یعنی موزہ پہننا (سنت یہ ہے کہ خف کالا ہو) (۱۲) کرتہ، صدری وغیرہ پہنیں تو پہلے داہنا ہاتھ آستین میں ڈالیں پھر بایاں ہاتھ یونہی پاجامہ، شلوار پہنتے وقت پہلے داہنا پیر ڈالیں پھر بایاں۔

ہدایت: لباس کی تمام سنتیں سنت غیر مؤکدہ ہیں۔

لباس کے مکروہات

(۱) پاجامہ یا تہبند کی جگہ جانگھیا پہننا کہ گھٹنے کھلے ہوں حرام وناجائز ہے (۲) ریشم کے کپڑے میں تعویذ سی کر گلے میں لٹکانا یا بازو پر باندھنا مرد کے لئے جائز نہیں اسی طرح سونے اور چاندی میں رکھ کر پہننا بھی جائز نہیں اور سونے یا چاندی ہی پر تعویذ کھدا ہوا ہو یہ بدرجۂ اولیٰ ناجائز ہے (۳) بچھونے یا مصلے پر کچھ لکھا ہوا ہو تو اس کو استعمال کرنا جائز نہیں، یہ عبارت اس کی بناوٹ میں ہو یا کاڑھی گئی ہو یا روشنائی سے لکھی ہو، اگرچہ حروف مفردہ لکھے ہوں (۴) جس کے یہاں میت ہوئی اسے اظہارِ غم میں سیاہ کپڑے پہننا جائز نہیں (۵) کرتے کی آستینوں کا کہنی کے اوپر ہونا مکروہ ہے (۶) ریشم کے پردے دروازے پر لٹکانا مکروہ ہے (۷) تکبر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ومکروہ ہے۔ تکبر ہے یا نہیں، اس کی پہچان یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے

---

(۷) فتاویٰ رضویہ کامل (جدید) ج ۱۵، ص ۱۴۷

(۸، ۹، ۱۰) بخاری، ج ۲، کتاب اللباس، ص ۸۷۰

(۱۱) ابن ماجہ، کتاب اللباس، ص ۲۵۸

(۱۲) ترمذی، جلد اوّل، ابواب اللباس، ص ۳۰۶

تکبر پیدا نہیں ہوا، اور اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبر آ گیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے
(۸) کپڑوں میں اسبال یعنی اتنا نیچا کرتہ، جبہ، پاجامہ، تہبند پہننا کہ ٹخنے چھپ جائیں اگر براہ عجب و تکبر ہے تو ممنوع و حرام ہے ورنہ مکروہ اور خلاف اولیٰ ہے۔

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، لباس کا بیان، ص ۴۶ تا ۵۷۔ فتاویٰ رضویہ کامل، ج ۱۵، ص ۱۳۹)

بیٹھنے، چلنے کی سنتیں

(۱) احتباء یعنی سرین کو زمین پر رکھے اور گھٹنے کھڑے کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لے اور ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے پکڑ لے (۲) چار زانو یعنی آلتی پالتی مار کر بیٹھنا (۳) زمین پر بیٹھنا (۴) جوتے اتار کر بیٹھنا (۵) چٹائی پر بیٹھنا (۶) تکیہ پر ٹیک لگا کر بیٹھنا (۷) مجلس میں جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جانا (بلا وجہ لوگوں کو پھلانگ کر بیچ میں گھسنا منع ہے (۸) جب کوئی مسلمان آئے تو اس کے لیے اپنی جگہ سے سرک جانا (۹) اپنے اسلامی بھائی کے لیے از راہ تعظیم اپنا تکیہ پیش کرنا (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے ملنے کے لیے جائے اور وہ از راہ تعظیم اس کو اپنا تکیہ پیش کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا)

(۱، ۳) بخاری ج ۲، کتاب الاستیذان ص ۹۲۸

(۲) ابوداؤد، ج ۲، کتاب الادب، ص ۶۶۶

(۴) ابوداؤد، ج ۲، کتاب اللباس، ص ۵۷۱

(۵) بخاری ج ۲، کتاب اللباس ص ۸۷۱

(۶) ترمذی ج ۲، ابواب الاستیذان ص ۱۰۵

(۷) ترمذی ج ۲ ص ۱۰۴۔ ابوداؤد، ج ۲، ص ۶۶۴

(۸) بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۶۶

(۹) المستدرک للحاکم مترجم ج ۵ حدیث ۶۵۴۲

بیٹھنے چلنے کے مکروہات

(۱) اِترا کر چلنا

(۲) مرد کو دو عورتوں کے درمیان چلنا ممنوع و مکروہ ہے

(۳) کچھ سایہ کچھ دھوپ میں بیٹھنا مکروہ ہے

(۴) دو آدمیوں کے درمیان بغیر ان کی اجازت کے بیٹھنا مکروہ ہے

(۵) کسی مسلمان کو اٹھا کر اس کی جگہ خود بیٹھ جانا مکروہ ہے

(۶) بائیں ہاتھ کو پیٹھ کے پیچھے کر کے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو گدی پر ٹیک لگا کر بیٹھنا مکروہ ہے۔

سونے، جاگنے کی سنتیں

(۱) باوضو سونا (۲) سونے سے پہلے دونوں آنکھوں میں تین تین سلائی سرمہ لگانا (۳) کچھ دیر داہنی کروٹ پر داہنے ہاتھ کو رخسارہ کے نیچے رکھ کر قبلہ رو سونا (پٹ یعنی پیٹ کے بل سونا منع ہے (۴) سونے کے وقت اندر کی طرف بستر اور چادر کو جھاڑنا (۵) سونے سے پہلے چند سورتیں یا چند آیتیں پڑھنا (۶) داہنی کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھنا "اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّرَھْبَةً اِلَیْكَ لَامَلْجَاَ وَلَا مَنْجٰی مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ

---

(۱) قرآن مجید پارہ ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۳۷

(۲) بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۷۰

(۳، ۴، ۶) ابوداؤد، ج ۲، ص ۶۶۳، ۶۶۵، ۶۶۶، حدیث ۱۳۹۴، ۱۴۱۷، ۱۴۲۱

(۵) بخاری، ج ۲، کتاب الاستیذان ص ۹۲۸

(۱) بخاری ج ۲، کتاب الدعوات ص ۹۳۴

(۲) شمائل ترمذی ص ۴

(۳، ۶) بخاری ج ۲ ص ۹۳۴

(۴) ابن ماجہ، ابواب الدعاء، ص ۲۷۶

اَرْسَلْتَ۔ یہ دعا پڑھنا بھی سنت ہے۔ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی (۷) جب کوئی بستر پر لیٹ کر یہ دعا: ''اَسْتَغْفِرُاللهَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ'' تین مرتبہ پڑھ لے تو اللہ تعالٰی اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے (۸) سونے سے پہلے ''بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' پڑھ کر گھر کا دروازہ بند کرنا، آگ بجھا دینا، کھانے، پینے کی چیزوں کو ڈھانپ دینا (۹) سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ" (۱۰) سو کر اٹھنے کے بعد مسواک کرنا (۱۱) سو کر اٹھنے کے بعد اگر استنجا کرے تو استنجا سے پہلے بھی تین مرتبہ ہاتھ دھوئے اور استنجا کے بعد بھی۔

ہدایت: سونے جاگنے کی تمام سنتیں سنت غیر مؤکدہ ہیں۔

سونے کے مکروہات

(۱) مسجد میں سونا اور کھانا مکروہ ہے البتہ معتکف کے لیے جائز ہے (۲) مغرب وعشاء کے درمیان سونا مکروہ ہے (۳) دو مرد برہنہ ایک ہی کپڑے کو اوڑھ کر لیٹیں یہ ناجائز ہے اسی طرح دو عورتوں کا برہنہ ہو کر ایک کپڑے کو اوڑھ کر لیٹنا بھی جائز نہیں۔ (۴) اس چھت پر سونا جس پر کوئی روک نہ ہو مکروہ ہے (۵) عصر کے بعد سونا مکروہ ہے۔ اس میں اندیشہ ہے کہ اس کی عقل ختم ہو جائے (۶) آدمی کو تنہا سونا مکروہ ہے (۷) دن کے ابتدائی حصہ میں سونا مکروہ ہے (۸) کسی کو ظن غالب ہو کہ اس وقت سوئیں گے تو نماز کے وقت میں آنکھ نہ کھلے گی تو ایسے وقت سونا حرام ہے۔

(۵،۷) ترمذی ج ۲، ابواب الدعوات ص ۱۷۷

(۸) بخاری ج ۲، کتاب الاستیذان ص ۹۳۱۔ المستدرک للحاکم مترجم ج ۶ حدیث ۷۷۶۲

(۹) بخاری ج ۲ ص ۹۳۶

(۱۰) ابوداؤد، جلد اوّل، ص ۷

(۱۱) شامی، ج ۱، کتاب الطہارۃ، ص ۲۲۸

(۱) بہار شریعت، حصہ سوم، ص ۱۵۱

(۲ تا ۷) بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۶۹ تا ۷۰

(۸) فتاوٰی رضویہ کامل (جدید) ج ۳، باب التیمم، ص ۲۷

سفر کی سنتیں

(۱) راستہ چلتے وقت خواہ پیدل ہوں یا سواری پر جب بلندی پر چڑھیں تو "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہیں، اور جب پست (ڈھلان والی) جگہ پر اتریں تو "سُبْحَانَ اللّٰہِ" کہیں (۲) جمعرات کے دن سفر کرنا (۳) جب تین یا تین سے زیادہ لوگ سفر کریں تو ان میں سے ایک کو امیر بنانا (۴) سفر سے واپسی پر اگر وقت کراہت نہ ہو تو دو رکعت نماز نفل مسجد میں پڑھنا (۵) گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھے "بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" (۶) مسافر جب کسی جگہ ٹھہرے تو یہ دعا پڑھے "اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ" اس دعا کے پڑھ لینے سے اس جگہ کوئی تکلیف ان شاء اللہ نہ پہنچے گی (۷) جب سفر سے واپس آئے تو یہ دعا پڑھے "اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ" (ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں)

ہدایت: سفر کی تمام سنتیں سنت غیر مؤکدہ ہیں

سلام، مصافحہ، معانقہ کا بیان

دوسرے کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینا واجب ہے اور جب داخل ہو تو سلام کرنا سنت ہے، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ کہے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ یونہی تین مرتبہ اجازت طلب کرے، اگر اجازت مل جائے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جائے۔ (ترمذی ج ۲، کتاب الاستیذان ص ۱۰۰، عالمگیری ج ۵ کتاب الکراہیۃ ص ۳۲۴)

---

(۱) بخاری ج ۱، کتاب الجہاد ص ۴۲۰

(۲، ۳) ابوداؤد، جلد اوّل، کتاب الجہاد، ص ۳۵۰ تا ۳۵۱

(۴) بخاری ج ۱، کتاب الجہاد ص ۴۳۴

(۵) ترمذی ج ۲، ابواب الدعوات ص ۱۸۱

(۶، ۷) ترمذی، ج ۲، ابواب الدعوات، ص ۱۸۲

سلام، مصافحہ، معانقہ کی سنتیں

(۱) بوقت شروع ملاقات مسلمان سے سلام کرنا سنت ہے (۲) بچوں کو سلام کرنا (۳) گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا (۴) چھوٹا بڑے کو سلام کرے، اور سوار پیدل چلنے والے کو، اور چلنے والا بیٹھنے والے کو، اور تھوڑے لوگ زیادہ کو (۵) مجلس میں آتے وقت سلام کرنا (۶) مجلس سے اٹھتے وقت سلام کرنا (۷) ایک جماعت دوسری جماعت کے پاس آئی اور کسی نے سلام نہ کیا تو سب نے سنت کو ترک کیا سب پر الزام ہے اور اگر ان میں سے ایک نے سلام کرلیا تو سب بری الذمہ ہو گئے، یونہی اگر ان میں سے کسی نے جواب نہ دیا تو سب گنہگار ہوئے اور اگر ایک نے جواب دے دیا تو سب بری الذمہ ہو گئے (۸) سلام اتنی آواز سے کرنا کہ جس کو سلام کیا ہے وہ سن لے، اگر اتنی آواز نہ ہو تو جواب دینا واجب نہیں، یونہی سلام کا جواب دینے میں بھی اتنی آواز ہو کہ سلام کرنے والا سن لے ورنہ گنہگار ہوگا (۹) سنت یہ ہے کہ کہے ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ'' اگر کسی نے ''سَلَامْ عَلَيْكُمْ'' یعنی میم کو ساکن کہا یا ''سَلَامُ عَلَيْكُمْ'' میم کو پیش پڑھا تو یہ سلام سنت نہیں، اور اس کا جواب دینا بھی واجب نہیں ''سَلَامٌ عَلَيْكُمْ'' بھی سلام ہے مگر یہ لفظ شیعوں میں رائج ہے اس لیے اس سے بچنا ضروری ہے، اور افضل یہ ہے کہ کہے

---

(۱) بخاری ج ۲، کتاب الاستیذان ص ۹۲۱

(۲) بخاری ج ۲ ص ۹۲۳۔ عالمگیری ج ۵، کتاب الکراہیۃ ص ۳۲۶

(۳) ترمذی ج ۲، ابواب الاستیذان ص ۹۹۔ عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۶

(۴) بخاری ج ۲ ص ۹۲۱۔ عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۶

(۶،۵) ترمذی ج ۲، ص ۱۰۰۔ فتاویٰ رضویہ کامل (جدید) ج ۱۵ ص ۴۳۵۔

(۷) ترمذی، ج ۲، ص ۱۰۰۔ عالمگیری ج ۵، کتاب الکراہیۃ ص ۳۲۵

(۸) عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۶

(۹) شامی ج ۹، کتاب الحظر والاباحۃ ص ۵۹۶

(۱۰) شامی ج ۹ ص ۵۹۳

''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ'' (۱۰) سلام میں پہل کرنا سنت ہے (۱۱) سلام کا جواب فوراً دینا واجب ہے بلاعذر تاخیر کی تو گنہگار ہوا (۱۲) بوقت ملاقات مصافحہ یعنی ہاتھ ملانا سنت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے اور مصافحہ کرے تو دونوں جدا ہونے سے پہلے بخش دیئے جاتے ہیں (۱۳) کپڑوں کے اوپر معانقہ یعنی گلے ملنا، جہاں خوف فتنہ، شہوت نہ ہو، سنت ہے۔

ہدایت: سلام کرنے میں یہ نیت ہو کہ اس کی عزت و آبرو اور مال سب کچھ اس کی حفاظت میں ہے ان چیزوں سے تعرض کرنا حرام ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۸۸)

سلام، مصافحہ، معانقہ کے مکروہات

(۱) فقط انگلی یا فقط ہتھیلی سے سلام کرنا ممنوع و مکروہ ہے (۲) سلام کرتے وقت جھک جانا اگر حد رکوع تک ہو تو حرام ہے اور اس سے کم ہو تو مکروہ ہے (۳) سلام کے جواب میں صرف ہاتھ یا صرف سر سے اشارہ کرنا بلکہ بعض صرف آنکھوں کے اشارے سے جواب دیتے ہیں یہ ممنوع و مکروہ تحریمی ہے ایسے لوگ گنہگار ہیں اور یہ جواب نہیں ان کو منھ سے جواب دینا واجب ہے (۴) مسلمان کو بجائے سلام کے ''آداب عرض'' کہنا مکروہ وخلاف سنت ہے اور ''بندگی عرض'' کہنا بہت برا ہے، یہ لفظ ہرگز نہ کہا جائے (۵) چھوٹا بڑے کو سلام کرتا ہے تو بعض جگہ اس کے جواب میں بڑا آدمی کہتا ہے ''جیتے رہو'' ایسا کہنا اور سلام کا جواب نہ دینا مکروہ تحریمی ہے، اور یہ سلام کا جواب نہیں ایسا کہنے والا گنہگار ہوا (۶) بعض لوگ مصافحہ کرنے کے بعد خود اپنا ہاتھ چوم لیا کرتے ہیں یہ مکروہ ہے (۷) عالم یا کسی بڑے کے سامنے زمین کو بوسہ دینا حرام ہے جس

---

(۱۱) بخاری ج ۲ ص ۹۲۳

(۱۲) ابوداؤد، ج ۲، کتاب الادب، ص ۷۰۸۔ فتاویٰ رضویہ کامل (جدید) ج ۱۵ ص ۴۳۳

(۱۳) ابوداؤد، ج ۲، ص ۷۰۸۔ فتاویٰ رضویہ کامل (جدید) ج ۱۵ ص ۳۷۳

(۱ تا ۸) بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۲، ۹۳، ۹۹

نے ایسا کیا اور جو اس پر راضی ہوا دونوں گنہگار ہوئے (۸) عورت نے عورت کے منھ یا رخسار کو بوقت ملاقات یا بوقت رخصت بوسہ دیا یہ مکروہ ہے (۹) امرد خوبصورت سے معانقہ کرنا مکروہ ہے (۱۰) شہوت کے ساتھ معانقہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

عیادت کی سنتیں

(۱) عیادت یعنی بیمار کی مزاج پرسی کرنا سنت ہے (جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور جو شام کے وقت عیادت کرتا ہے اس کے لیے ستر ہزار فرشتے صبح تک دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہے (۲) بیمار کو تسلی دینا سنت ہے۔ مثلاً بیمار سے یہ کہے کہ اس مرض سے کوئی ڈر نہیں انشاء اللہ تم بہت جلد اچھے ہو جاؤ گے (۳) جب کسی مسلمان کی عیادت کرے تو سات مرتبہ یہ دعا پڑھے "اَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ" حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر مریض کے موت کا وقت نہیں آگیا ہے تو اسے ضرور شفا ہوگی۔

(۹ تا ۱۰) فتاویٰ رضویہ کامل جدید، جلد ۱۵، ص ۳۶۳ تا ۳۶۴

(۱) ترمذی ج ۱، ابواب الجنائز ص ۱۹۱

(۲، ۳) مشکوۃ باب عیادۃ المریض، ص ۱۳۴

بالوں اور ناخن کا بیان

داڑھی ایک مشت رکھنا واجب ہے، داڑھی منڈانا یا ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے۔

(بہار شریعت، حصہ سوم، ص ۱۹۷)

اگر کسی کی داڑھی ایک مشت سے کم ہے تو وہ فاسق معلن ہے اس کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازوں کو لوٹانا واجب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ سوم، ص ۹۶)

مونچھیں ترشوانے، اور موئے زیر ناف دور کرنے، اور بغل کے بال صاف کرنے، اور ناخن ترشوانے کی انتہائی مدت چالیس دن ہے چالیس دن سے زیادہ چھوڑے رکھنا ممنوع ومکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار ج ۹، کتاب الحظر والاباحۃ ص ۵۸۳)

بالوں اور ناخن کی سنتیں

(۱) داڑھی کو بڑھانا (۲) مونچھیں خوب پست (چھوٹی) رکھنا (۳) آدھے کان تک گیسو رکھنا (۴) پورے کان تک گیسو رکھنا (۵) شانوں تک گیسو رکھنا (۶) مانگ سر کے بیچ میں نکالنا (۷) سر کے بال منڈانا (۸) جمعہ کے دن نماز سے پہلے مونچھیں کتروانا اور ناخن ترشوانا (۹) سر میں تیل ڈالنا (۱۰) بالوں کو دھونا (۱۱) سر اور داڑھی کے بالوں میں کنگھا کرنا۔ لیکن سر کے بالوں میں روزانہ کنگھا نہ کرے کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھا کرنے سے منع

(۱، ۲) ترمذی ج ۲، ابواب الاستیذان ص ۱۰۵

(۳، ۴، ۵) شمائل ترمذی ص ۳

(۶) ابوداؤد، ج ۲، کتاب الترجل، ص ۵۷۶

فرمایا ہے(۱۲) داڑھی اور سر کے سفید بالوں میں مہندی یا زرد خضاب لگانا۔ البتہ سیاہ خضاب لگانا حرام ہے۔ آج کل بازاروں میں مہندی کے نام سے سیاہ خضاب بیچا جاتا ہے اگر وہ بالوں کو کالا کرے تو چاہے جو نام رکھا جائے اسے لگانا حرام ہے۔ (۱۳) ناخن کاٹنا (۱۴) ناخن کاٹنے میں سنت یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی سے شروع کرے اور چھنگلیا پر ختم کرے، پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے، اس کے بعد داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن تراشے۔ لیکن پاؤں کے ناخن تراشنے میں کوئی ترتیب منقول نہیں۔ بہتر ہے کہ داہنے پیر کے چھنگلیا سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے، پھر بائیں پیر کے انگھوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا پر ختم کرے (۱۵) بغل کے بالوں کا اکھاڑنا سنت ہے اور مونڈنا بھی جائز ہے۔ (۱۶) موئے زیر ناف دور کرنا۔

بالوں اور ناخن کے مکروہات

(۱) موئے زیر ناف کو ایسی جگہ ڈال دینا کہ دوسروں کی نظر پڑے ناجائز ہے

(۲) عورتوں کی طرح بال بڑھانا مرد کے لیے جائز نہیں

(۳) عورت کو سر کے بال کٹوانا جیسا کہ اس زمانے میں نصرانی عورتوں نے شروع کر دیئے ہیں، ناجائز و گناہ ہے۔

(۴) بچی کے اغل بغل کے بال مونڈانا یا اکھیڑنا بدعت ہے

---

(۷) ابوداؤد، ج ۲، ص ۵۷۷۔ عالمگیری ج ۵، کتاب الکراھیۃ ص ۳۵۷

(۸) شامی ج ۹، کتاب الحظر والاباحۃ ص ۵۸۱

(۹، ۱۰) شمائل ترمذی ص ۴

(۱۱) شمائل ترمذی ص ۴۔ ترمذی ج ۱، ابواب اللباس ص ۳۰۵

(۱۲) ابوداؤد، ج ۲، ص ۵۷۸

(۱۳) عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۷

(۱۴) درمختار، ج ۹ کتاب الحظر والاباحۃ ۵۸۲

(۱۵، ۱۶) ردالمحتار، ج ۹، کتاب الحظر والاباحۃ ص ۵۸۳

(۵) جنابت کی حالت میں بال منڈانا اور ناخن ترشوانا مکروہ ہے

(۶) سفید بالوں کو اکھاڑنا یا قینچی سے چن کر نکلوانا مکروہ ہے

(۷) گردن کے بال منڈانا مکروہ ہے۔ یعنی جب سر کے بال نہ منڈائیں صرف گردن کے ہی منڈائیں اور اگر پورے سر کے بال منڈا دیئے تو اس کے ساتھ گردن کے بال بھی منڈا دیئے جائیں۔

(۸) ناخن کا تراشہ پاخانہ یا غسل خانہ میں ڈال دینا مکروہ ہے کیوں کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔

(۹) دانت سے ناخن کھٹکنا مکروہ ہے، کیونکہ اس سے سفید داغ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ "معاذاللہ"

(۱تا۷) بہار شریعت، حصہ ۱۶، صفہ ۱۹۷ تا ۲۰۰

(۸تا۹) ردالمحتار، ج۹، ص۵۸۰

(۱) درودِ غوثیہ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

(۲) درودِ شفا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِيَائِهَا وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ دَائِمًا اَبَدًا۔

(۳) درودِ جمعہ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔

یہ درود بعد نماز جمعہ مدینہ منورہ کی طرف رُخ کر کے ایک سو مرتبہ پڑھنے والے کے لئے فضیلتیں حدیث سے ثابت ہیں۔

(۴) صبح کے وقت یہ دُعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔ (ترمذی، ج:۲، ص:۱۷۶)

(۵) شام کے وقت یہ دُعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ۔ (ترمذی، ج:۲، ص:۱۷۶)

(۶) سوتے وقت یہ دُعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى۔ (بخاری، ج:۲، ص:۹۳۴)

(۷) بستر پر لیٹ کر سونے سے پہلے یہ دُعا تین مرتبہ پڑھے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ (ترمذی، ج:۲، ص:۱۷۷)

(۸) سوکر اٹھنے کے بعد یہ دُعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔ (بخاری، ج:۲، ص:۹۳۶)

(۹) وضوکرنے سے پہلے یہ دُعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ۔ (درمختار، ج:اوّل، ص:۲۲۷)

(۱۰) وضوکرنے کے بعد یہ دُعا پڑھے: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔ (ترمذی، ج:اوّل، ص:۱۸)

(۱۱) کھانے سے پہلے یہ دُعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ۔ (بہار شریعت، حصہ:۱۶، ص:۶)

(۱۲) کھانے کے شروع میں ''بسم اللہ'' بھول جائیں تو یہ دُعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰهِ فِیْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ۔ (ابن ماجہ، ابواب الاطعمہ، ص:۲۳۵)

(۱۳) کھانے کے بعد یہ دُعا پڑھیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ۔

(ترمذی، ج:۲، ص:۳، ابن ماجہ، ص:۲۳۶)

(۱۴) جب کسی کے یہاں دعوت کھائے تو کھانے کے بعد کی دُعا کے ساتھ یہ دُعا بھی پڑھے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ فَارْحَمْهُمْ۔

(مسلم، ج:۲، ص:۱۸۰)

(۱۵) پانی پینے سے پہلے یہ دُعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ (ترمذی، ج:۲، ص:۱۰)

(۱۶) پانی پینے کے بعد یہ دُعا پڑھیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (ترمذی، ج:۲، ص:۱۰)

(۱۷) دودھ پینے کے بعد یہ دُعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ۔

(ترمذی، ج:۲، ص:۱۸۳)

(۱۸) جب گھر میں داخل ہو تو یہ دُعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ

وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔

(ابوداؤد، مترجم، ج ۳، ص: ۶۰۰)

(۱۹) جب گھر سے باہر نکلے تو یہ دُعا پڑھے: بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔ (ترمذی ج: ۲، ص: ۱۸۱)

(۲۰) مسجد میں داخل ہو تو یہ دُعا پڑھے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ پھر یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ (ابوداؤد مترجم، جلد اوّل، ص: ۲۱۷، حدیث: ۴۶۲)

(۲۱) مسجد سے باہر نکلے تو یہ دُعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

(ابوداؤد، مترجم، جلد اوّل، ص: ۲۱۷، حدیث ۴۶۲)

(۲۲) بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے یہ دُعا پڑھے: بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (ترمذی، جلد اوّل، ص: ۱۳۲، بخاری، ج: ۲، ص: ۹۳۶)

(۲۳) بیت الخلا سے نکلنے کے بعد یہ دُعا پڑھے: غُفْرَانَكَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ۔ (ابن ماجہ، ص: ۲۶)

(۲۴) سواری پر سوار ہوتے وقت یہ دُعا پڑھے: سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ (ترمذی، ج: ۲، ص: ۱۸۲)

(۲۵) بحری جہاز یا کشتی پر سوار ہو تو یہ دُعا پڑھے: بِسْمِ اللهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۴۱۔

(۲۶) مسافر جب کسی جگہ ٹھہرے تو یہ دُعا پڑھے: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ (ترمذی، ج: ۲، ص: ۱۸۲)

(۲۷) مسافر جب واپس آئے تو یہ دُعا پڑھے: اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

(ترمذی، ج: ۲، ص: ۱۸۲)

(۲۸) نیا چاند دیکھے تو یہ دُعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللهُ۔ (ترمذی، ج: ۲، ص: ۱۸۳)

(۲۹) مصیبت زدہ اور بیمار کو دیکھے تو یہ دُعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔ (ترمذی، ج:۲،ص:۱۸۱)

(۳۰) بازار میں داخل ہو تو یہ دُعا پڑھے: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

(ترمذی، ج:۲،ص:۱۸۱)

(۳۱) مسلمان مریض کی عیادت کرے تو سات مرتبہ یہ دُعا پڑھے، اگر مریض کے موت کا وقت نہیں آیا ہے تو انشاء اللہ ضرور شفا ہوگی: اَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ۔ (مشکوٰۃ،ص:۱۳۴)

(۳۲) آندھی کے وقت یہ دُعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَخَیْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ۔

(ترمذی، ج:۲،ص:۱۸۳)

(۳۳) غصہ کے وقت یہ دُعا پڑھے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

(ترمذی، ج:۲،ص:۱۸۳)

(۳۴) نیا کپڑا پہنے تو یہ دُعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْأَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ۔ (ترمذی ج:۱،ص:۳۰۶)

(۳۵) آئینہ میں چہرہ دیکھے تو یہ دُعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ

(مسنون ومقبول دُعائیں،ص:۷۷، بحوالہ: حصن حصین،ص:۱۶۱)

(۳۶) مجلس میں کھڑے ہونے سے پہلے یہ دُعا پڑھے: سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔ (ترمذی، ج:۲،ص:۱۸۱)

(۳۷) اعتکاف کرے تو یہ دُعا پڑھے: نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَافِ۔

(۳۸) افطار کے بعد یہ دُعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ (وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ) وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔ (ابوداؤد مترجم، ج:۲،ص:۲۲۹، حدیث نمبر ۵۸۵)

(۳۹) اذان کے بعد یہ دُعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ (وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ) وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ (وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ)۔

(بخاری، ج:۱، ص:۸٦)

(۴۰) نمازِ تراویح کی دُعا: سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ، سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ، اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

جماعت رضائے مصطفٰے بستی • امجدی بک ایجنسی اترولہ